Postal Reg. No. PB\0258\2002

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 51

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 35

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

18 جمادی الثانی 1423 ہجری 28 ظہور 1381 ہش 28 اگست 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 24 اگست 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور پُرنور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت نور کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔

بنی نوع کے حقوق کی نگہداشت اور اخوان کے ساتھ تعلقات بشارت دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کا رنگ بھی ضرور ہے۔

﴿ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام﴾..............

تمام انبیاء علیہ السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے۔ اور بنی نوع انسان اور اخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے۔ جبتک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہوں گے۔

خدا تعالیٰ کی محبت کی بابت تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن بعض اشیاء بعض سے پہچانی جاتی ہیں۔ مثلاً ایک درخت کے نیچے پھل ہوں تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کے اوپر بھی ہوں گے، لیکن اگر نیچے کچھ بھی نہیں تو اوپر کی بابت کب یقین ہو سکتا ہے۔ اسی طرح پر بنی نوع انسان اور اپنے اخوان کے ساتھ جو یگانگت اور محبت کا رنگ ہو اور وہ اس اعتدال پر ہو جو خدا نے قائم کیا ہے تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی محبت ہو۔ پس بنی نوع کے حقوق کی نگہداشت اور اخوان کے ساتھ تعلقات بشارت دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کا رنگ بھی ضرور ہے۔

دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں۔ قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی۔ اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکی بات ہے کہ وہ یقینی ہے ٹلنے والی نہیں تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کیلئے تیار رہے۔ اس لئے قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ. (البقرہ: 133) ہر وقت جب تک انسان خدا تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ رکھے اور ان ہر دو حقوق کی پوری تکمیل نہ کرے بات نہیں بنتی۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ حقوق بھی دو قسم کے ہیں ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔

اور حقوق عباد بھی دو قسم کے ہیں ایک وہ جو دینی بھائی ہو گئے ہیں۔ خواہ وہ بھائی ہے یا باپ یا بیٹا مگر ان سب میں ایک دینی اخوت ہے اور ایک عام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اسی کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو۔ بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اس کی عبادت کی جاوے اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہئے کوئی فرق نہ آوے۔ اسلئے ان حقوق میں دوزخ اور بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہئے۔ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کیلئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن: 61) میں اللہ تعالیٰ نے کوئی قید نہیں لگائی کہ دشمن کیلئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا۔ بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کیلئے دعا کرنا یہ بھی سنت نبوی ہے۔ حضرت عمرؓ اسی سے مسلمان ہوئے۔ آنحضرت ﷺ آپ کیلئے اکثر دعا کیا کرتے تھے۔ اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہئے۔ اور حقیقۃً موذی نہیں ہونا چاہئے۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا، جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔ خدا تعالیٰ اس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذاء پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے ایسا ہی بیزار ہے جیسا وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کے ساتھ ملایا جاوے۔ ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا۔ یعنی بنی نوع کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل۔ اور یہ وہی راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جاوے اس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے اور ہمت بلند ہوتی ہے۔ اس لئے جب تک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی۔ اس میں اور اس کے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ ضروری امر ہے کہ جو شخص ایک کے ساتھ دین کی راہ سے دوستی کرتا ہے اور اس کے عزیزوں سے کوئی ادنیٰ درجہ کا ہے تو اس کے ساتھ نہایت رفق اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور ان سے محبت کرنی چاہئے۔ کیونکہ خدا کی یہ شان ہے۔

بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ۔ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا۔ یہ خلاصہ ہے ایسی تعلیم کا جو تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ میں پیش کی گئی ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 89-87 مطبوعہ ربوہ)

☆☆☆☆☆☆

111واں جلسہ سالانہ قادیان 2002ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 111ویں جلسہ سالانہ قادیان 2002ء کے انعقاد کے لئے مورخہ 26-27 اور 28 دسمبر بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور 14ویں مجلس مشاورت بھارت کے لئے 29 دسمبر بروز اتوار کی تاریخوں کی منظوری ازراہ شفقت مرحمت فرمادی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جلسہ سالانہ قادیان و مجلس مشاورت بھارت 2002 کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

صدی کا سب سے خوفناک قحط

......(قسط-2)......

گزشتہ گفتگو میں ہم نے ہندوستان کے وسیع علاقے میں پھیلنے والے سوکھے اور اس کے خطرناک نتائج کا ذکر کیا تھا ہم نے بتایا تھا کہ انسان سائنس کی اس ترقی کے زمانے میں بھی اب تک بہت سی باتوں میں بے بس اور لاچار ہے نہ تو انسان میں طاقت ہے کہ وقت پر بارش برسا سکے اور نہ یہ قوت ہے کہ شدید بارشوں کے نتیجہ میں آنے والے سیلابوں پر روک لگا سکے۔ پھٹتے ہوئے آتش فشاں شدید آندھیاں اور طوفان انسان کی کمزوری ولاچاری کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔

عجیب بات ہے کہ قدرت کی عظیم قوت کے یہ مظاہر جو عرصہ دراز سے اس دنیا کو جہاں قوت وتوانائی بخشتے ہیں اپنے زور آور حملوں سے اہل دنیا کو ڈراتے بھی چلے آرہے ہیں۔ اگر چہ یہ عمل تخلیق کائنات کے بعد سے ہی جاری ہے لیکن ان کی کمیت وکیفیت میں اُن ایام میں بالخصوص اضافہ ہوتا ہے جبکہ دنیا اپنی بدکرداریوں بے عملیوں اور فحاشیوں کو انتہا تک پہنچادیتی ہے تب خدا دنیا کو گمراہی سے بچانے کیلئے اپنے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے۔ اور وہ قوی دلائل ربانیہ سے کے ذریعہ اہل دنیا کو ظلمت وضلالت سے باز رہنے کی تلقین کرتا ہے اور جب اہل دنیا اور جب اہل دنیا اس بات کو نہ مان کر اپنی بدیوں اور شوخیوں میں بڑھتے چلے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے مظاہر قدرت کو ایسی بدعمل دنیا پر عذاب بنا کر لوٹاتا ہے۔ کبھی اس کا عذاب قحط سالی کو لے کر آتا ہے تو کبھی سیرابی بخشنے والے بادل سیلاب اور طوفان کی شکل میں ہلاکتوں اور بربادیوں کی خوفناک داستانیں سناتے ہیں۔ کبھی ایسا عذاب نازل ہوتا ہے کہ بدعمل قومیں ایک دوسرے پر چڑھائی کر کے ایک دوسرے پر ظلم وعتاب کے عذاب ڈھاتے ہیں تو کبھی قدرت زلزلے کی شکل میں زمین کو زیروزبر کر کے اپنی قہاریت کا ثبوت فراہم کرتی ہے۔ اور کبھی آتش فشاں پہاڑ اس کے جوش وغضب کو ظاہر کرتے ہیں۔

یہ بات تو حقیقت ہے کہ قدرت کی قوت کے یہ مظاہر ایک الٰہی قانون کے تابع دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں زلزلے بھی طبعی قانون کے تحت آتے ہیں۔ طوفان اور بادوباراں اور سیلاب وبارش بھی طبعی قوانین کے تابع ہیں لیکن جب یہی مظاہر دنیا میں اپنی تباہی وبربادی کو روز بروز بڑھ کر اور بھیانک شکل میں ظاہر کریں تو یہ اس بات کا ایک پختہ ثبوت ہے کہ خدا کا کوئی فرستادہ ضرور کہیں ظاہر ہو چکا ہے اور دنیا میں ضرور کہیں اس کا انکار کیا گیا ہے اور شوخی کی گئی ہے تب خدا کی طرف سے عذاب روز بروز اپنی شدت کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو اس رنگ میں ظاہر فرمایا ہے:-

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا

کہ ہم اس وقت تک دنیا کو پے در پے عذاب کے جھٹکوں میں مبتلا نہیں کرتے جب تک اپنے کسی رسول کو بھیج کر حجت تمام نہ کرلیں۔

اور پھر فرستادہ الٰہی کے انکار اور استہزا کے نتیجہ میں فرمایا کہ ہر خوفناک نشان پہلے سے بڑا ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

وَمَا نُرِيْهِمْ مِنْ آيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ.

کہ ہم ان کو کوئی عذاب کا نشان نہیں دکھاتے مگر وہ اپنے پہلے نشان سے بڑا ہوتا ہے۔ اور اس کی غرض صرف یہ ہوتی ہے تاکہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کریں۔

چنانچہ آج بھی خدا نے اپنے ایک مامور کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھجوایا ہے۔ اس کی آمد پر دنیا کے کچھ لوگوں نے اباء واستکبار اور شوخی واستہزاء سے کام لیا ہے اس کے نتیجہ میں اللہ کی طرف سے پے در پے اور پہلے سے بڑھ کر اور شدت ووسعت کے ساتھ عذابوں کا سلسلہ جاری ہے۔ آئے دن ہم اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ فلاں ملک کے سیلاب نے سو سالہ ریکارڈ توڑ دیا اور فلاں ملک کی خشک سالی نے ایک صدی کا ریکارڈ توڑ دیا۔ فلاں ملک کے زلزلے نے اپنی ہیبت وقوت اور تباہی کے اعتبار سے اتنے سالہ ریکارڈ کو مات کر دیا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں جرمنی میں سیلاب آیا ہے جس کے متعلق اخبارات میں چھپا ہے کہ جرمنی کی ڈیڑھ سو سالہ تاریخ میں ایسا سیلاب نہیں آیا ہے۔ ہندوستان کی حالیہ خشک سالی کے متعلق کہا جارہا ہے کہ اس نے گزشتہ ایک صدی کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ ایسا ہی اس وقت دنیا میں ہر طرف سیلاب وقحط وزلزلے اور طوفان اور قوموں کی آپسی لڑائیاں اور انسانوں پر مظالم نے پوری دنیا پر ایک عجیب قسم کی عذاب کی سی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ دنیا بھوک اور پیاس کی شدت سے دوچار ہے۔ ہر طرف خوف وہراس کا عالم ہے۔

اس موقع پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ مامور من اللہ کی جھٹلانے والے اور استہزا کا سلوک کرنے والے تو اور لوگ ہوتے ہیں لیکن عذاب اور لوگوں پر آتا ہے۔ اس کے جواب میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"میری پیشگوئیوں کے بعد دنیا میں زلزلوں اور دوسری آفات کا سلسلہ شروع ہو جانا میری سچائی کیلئے ایک نشان ہے۔ یاد رہے کہ خدا کے رسول کی خواہ کسی حصہ زمین میں تکذیب ہو مگر اس تکذیب کے وقت دوسرے مجرم بھی پکڑے جاتے ہیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ 161)

پھر اس کے جواب میں کہ کانگڑہ اور بھاگسو کے پہاڑ کے صدہا آدمی زلزلے سے ہلاک ہوگئے ان کا کیا قصور تھا انہوں نے کونسی تکذیب کی تھی؟ فرمایا:-

"سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مرسل کی تکذیب کی جاتی ہے خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عذاب نازل کرتی ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ 162)

امام مہدی اور مسیح موعود کے زمانے سے متعلق اللہ تعالیٰ نے عالمگیر طور پر دنیا کی ہر بستی میں عذابوں کے سلسلہ کا بھی ذکر فرمایا ہے چنانچہ فرمایا:-

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا (نبی اسرائیل :57)

یعنی روئے زمین پر کوئی ایسی بستی نہیں ہوگی جسے ہم قرب قیامت سے پہلے یعنی زمانہ مسیح موعود سے پہلے ان کی شوخیوں اور استہزاء کے نتیجہ میں شدید ہلاکت اور عذاب میں مبتلا نہ کریں گے۔ ایسا کتاب میں لکھا ہوا ہے یعنی مختلف کتب مقدسہ میں جو ایک روحانی سلسلہ کی کڑی ہیں پہلے سے ہی پیشگوئیوں کے رنگ میں لکھا ہوا موجود ہے۔ چنانچہ آپ بے شک پوتر ویدوں کو پڑھ لیں یا مقدس بائبل کا مطالعہ کرلیں یا ان کتب کی روشنی میں لکھی گئی روحانی بزرگوں کی کتب کو دیکھ لیں سب میں ہی آخری زمانے میں آنے والے موعود کے وقت میں شدید قسم کی تباہیوں وہلاکتوں اور خدائی عذابوں کے پے در پے اور پہلے سے بڑھ کر آنے کا تذکرہ ملتا ہے۔

چنانچہ مقدس بائبل میں لکھا ہے:-

"دیکھو خداوند کا وہ دن آتا ہے جو غضب میں اور قہر میں شدید اور سخت دہشت ہے تاکہ ملک کو ویران کرے اور گناہگاروں کو اس پر سے نیست ونابود کرے کہ آسمان کے ستارے اور کواکب روشنی چمکائیں گے اور سورج طلوع ہوتے ہوتے اندھیرا ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور میں جہان کو اس کی برائی کے سبب اور شریران کو ان کی بدکاری کے باعث سے سزا دوں گا۔" (یسعیاہ 13 9-11)

اسی طرح انجیل میں آنے والے موعود کے زمانہ میں سخت قسم کے عذابوں کا نقشہ کھینچتے ہوئے اس موعود کے ماننے والوں کو اس کے منکرین کی طرف سے ملنے والی اذیتوں کا بھی پیشگوئی کے رنگ میں ذکر ہے۔ چنانچہ لوقا کی انجیل میں لکھا ہے:-

"پھر اس نے ان سے کہا کہ قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھ آئے گی اور جگہ جگہ بڑے بڑے بھونچال آئیں گے اور مری اور کال پڑے گا اور بھیانک چیزیں اور بڑے بڑے نشان آسمان سے ظاہر ہوں گے لیکن ان سب باتوں سے پہلے وہ میرے نام کے سبب تم پر ہاتھ ڈالیں گے اور ستائیں گے اور عبادت خانوں اور قید خانوں میں لوگوں کے حوالہ کریں گے اور بادشاہوں اور حاکموں کے پاس کھینچیں گے اور یہ تمہارے لئے گواہی ٹھہرے گی پس اپنے دل میں ٹھہرا رکھو کہ ہم پہلے سے فکر نہ کریں کہ کیا جواب دیں گے اس لئے میں تمہیں ایسی زبان اور حکمت دوں گا کہ تمہارے سب دشمن خلاف کہنے اور سامنا کرنے کا مقدور نہ رکھیں گے اور تم ماں باپ اور بھائیوں اور رشتہ داروں اور دوستوں سے بھی گرفتار کئے جاؤ گے بلکہ وہ تم میں سے بعض کو قتل کریں گے اور میرے نام کے سبب سب لوگ تم سے کینہ رکھیں گے لیکن تمہارا سر کا ایک بال بھی گرایا نہ جائیگا تم صبر سے اپنی جان بچائے رکھو (لوقا باب 21 آیات نمبر 10-19)

ہندو دھرم سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ سنت مہاتما سورداس جی ہندو دھرم کی بنیادی کتب سے آنے والے موعود کے زمانہ میں پڑنے والے عذابوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

میگھناد راون کا بیٹا سو پُنی جنم دھرے
پورب پچھم اتر دکھن چھودش کال پڑے
اکال مرتیو جگ ماہیں دیاپے پر جا بہت مرے
دُشٹ دُشٹ کو ایسا کاٹے جیسے کیٹ مرے
چندر سوریہ کو راہو گر سے مرتیو بہت پڑے
کلکی بھگوان تبھے پرکٹ ہوں داس سدھار کرے
سورداس یہ ہر کی لیلا ٹارے نہیں ٹرے
ارے من دھیرج کیوں نہ دھرے

(سورساگر بحوالہ چیتاونی صفحہ 102-103 اردو 1942ء مؤلفہ پنڈت راج نارائن شاستری گوڑ گاواں پنجاب)

ترجمہ:: راون کے بیٹے میگھناد جیسے ظالم وسفاک لوگ بار بار پیدا ہوتے رہیں گے اور اس دور میں مشرق ومغرب شمال وجنوب چاروں طرف قحط پڑے گا۔

بے وقت کی موت سے بہت سے لوگ مارے جائیں گے۔ بدکردار وبداطوار لوگ اپنے جیسے دوسرے لوگوں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح ہلاک کریں گے۔

چاند اور سورج کو راہو پکڑ کر کھائے گا (یعنی آنے والے موعود کے زمانہ میں سورج چاند گرہن ہوگا) اس دور میں موتا موتی بہت ہوگی۔ اس وقت کلکی اوتار مبعوث ہو کر لوگوں کی اصلاح کر رہے ہوں گے۔

مہاتما سورداس جی کہتے ہیں یہ باتیں قادر مطلق خدا کی ہیں جو ٹل نہیں سکتیں پس اے دل تو صبر سے ان باتوں کا انتظار کر۔ جہاں تک قرآن مجید اور مذہب اسلام کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں ان شاء اللہ آئندہ گفتگو میں کسی قدر ذکر کیا جائے گا۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

خدا میں اور بندے میں وہ چیز جو بہت جلد جدائی ڈالتی ہے وہ شوخی اور خود بینی اور متکبری ہے

تکبر کے کئی چشمے ہیں اور مومن کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار ☆ ملے جو خاک سے اس کو ملے یار

(آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت کبر و کبریائی کے مضمون کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۳/ مئی ۲۰۰۲ء بمطابق ۳/ ہجرت ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين -- الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

گزشتہ خطبہ میں خدا تعالیٰ کی صفات کبر ، کبریائی، تکبر اور کبیر کا مضمون چل رہا تھا۔ آج کے خطبہ میں بھی انشاء اللہ یہی مضمون جاری رہے گا اور بعید نہیں کہ اگلے خطبہ میں بھی اس کا مضمون اور بچ جائے تو بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں۔

ان صفات کے جو معانی امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کئے ہیں اُن کا تو پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ آج منجد اور لسان العرب کے حوالہ سے ان صفات کے معانی بیان کئے جائیں گے۔ چنانچہ المنجد میں تَكَبَّرَ کا مطلب یہ لکھا ہے کہ وہ صاحبِ کبریاء ہوا۔ اور تَكَبَّرَ الرَّجُلُ کا معنی ہے: اس نے مرتبہ یا عمر میں اپنے آپ کو بڑا کر کے پیش کیا۔

لسان العرب میں التکبّر اور الاستکبار کے یہ معنی بیان کئے گئے ہیں: اَلتَّعَظُّم یعنی عظمت اور بڑائی کا اظہار کرنا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ﴾ اس میں يَتَكَبَّرُوْن کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ لوگ اپنے آپ کو تمام مخلوقات سے افضل گردانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کو وہ حقوق حاصل ہیں جو ان کے سوا اور کسی کو نہیں ہیں اور یہ صفت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی استعمال ہوئی ہے۔ کیونکہ صرف اللہ تعالیٰ کو ہی کامل قدرت اور فضیلتِ مطلق حاصل ہے جو کہ کسی اور کو حاصل نہیں اور وہی ذات ہے جسے کِبریاء کہا جا سکتا ہے جبکہ دوسرے کسی کو یہ زیبا نہیں کیونکہ حقوق کے لحاظ سے تمام لوگ برابر ہیں۔ پس اس لحاظ سے کسی کو کوئی ایسی فضیلت نہیں جو دوسرے میں موجود نہ ہو۔ (لسان العرب)

اس ذکر کے بعد اب وہ آیات کریمہ اور احادیث پیش کی جائیں گی جن میں انسانوں کے تکبر اور بڑے پن کا ذکر کر کے اس کی سخت مذمت فرمائی گئی ہے۔

پہلی آیت ہے سورۃ النساء کی آیت ۱۷۳: ﴿لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ . وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا﴾ (النساء: ۱۷۳)

مسیح تو ہرگز ناپسند نہیں کرتا کہ اللہ کا بندہ ہو اور نہ ہی مقرب فرشتے۔ اور جو بھی اس کی عبادت کو ناپسند کرے اور تکبّر سے کام لے ان سب کو وہ اپنی طرف ضرور اکٹھا کر کے لے آئے گا۔

﴿قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ . قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ . خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ. قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ﴾ (سورۃ الاعراف: ۱۳-۱۴)

ترجمہ اس کا یہ ہے: اس نے کہا تجھے کس چیز نے روکا کہ تو سجدہ کرے جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا۔ اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے تو آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے گیلی مٹی سے پیدا کیا۔ اس نے کہا پس تو اس سے نکل جا۔ تجھے توفیق نہ ہو گی کہ تو اس میں تکبر کرے۔ پس نکل جا یقیناً تو ذلیل لوگوں میں سے ہے۔

اب ہے سورۃ النحل کی آیت ۲۴: ﴿لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ . اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ﴾۔ کوئی شک نہیں کہ اللہ یقیناً جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ یقیناً وہ استکبار کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اب سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ۳۸ ہے۔ ﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا . اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا﴾ ۔ اور زمین میں اکڑ کر نہ چل۔ تو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔

سورۃ القصص کی آیت ۸۴: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا . وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾۔ یہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم ان لوگوں کے لئے بناتے ہیں جو زمین میں نہ (اپنی) بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد۔ اور انجام تو متقیوں ہی کا ہے۔

﴿وَقَالَ مُوْسٰى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ﴾ (سورۃ الغافر: ۲۸)۔ اور موسیٰ نے کہا یقیناً میں اپنے ربّ اور تمہارے ربّ کی پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے متکبر سے جو حساب کتاب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔

پھر سورۃ المومن کی آیت ۶۱ ہے: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ . اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾۔ اور تمہارے ربّ نے کہا مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دعا ہی اصل عبادت ہے۔

پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: وَ قال ربّكم ادْعُوني أستجب لَكُمْ اِنَّ الذين يستكبرون عن عبادتي سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ داخِرِين یعنی اور تمہارے ربّ نے کہا مجھے

پکارو، میں تمہیں جواب دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں، ضرور جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔ (سنن الترمذی. کتاب الدعوات)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا وہ آگ میں داخل نہ ہو گا۔

(سنن ابن ماجہ. کتاب المقدمة)

رائی کا بیج ایک چھوٹا سا بیج ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ رائی کے برابر ایمان ہو تو کافی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بیج کو بڑھا دے گا۔ اگر دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہو گا تو بڑھتے بڑھتے پھر وہ پورا چھا جائے گا جس طرح رائی سے درخت اُگ کر سب کچھ ڈھانپ لیا کرتا ہے۔ اس لئے رائی کے برابر ایمان رکھنے پر فخر نہیں ہونا چاہئے۔ رائی کے برابر ایمان جو ہے وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا سوائے اس کے کہ جس طرح میں نے بیان کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اس کا درخت اُگ جائے اور پھیل جائے اور سب کمزوریوں کو ڈھانپ لے۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: کیا میں تمہیں اہلِ نار کے بارہ میں نہ بتاؤں؟۔ (پھر فرمایا:) ہر سخت دل، بدخُو، نیکی سے روکنے والا اور متکبر (دوزخی ہے)۔

(صحیح بخاری. کتاب تفسیر القرآن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: منافقوں کی ایسی نشانیاں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ ان کا سلام لعنت ہے اور ان کا کھانا غصب کئے ہوئے مال ہیں۔ ان کی غنیمت چوری چکاری کے اموال ہیں۔ وہ مسجدوں میں بے دلی اور بے رغبتی سے آتے ہیں اور تکبر کی بناء پر نماز کے لئے اس وقت پہنچتے ہیں جب وہ ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ نہ وہ کسی کے ساتھ اُلفت کا تعلق رکھتے ہیں نہ اُن سے کوئی اُلفت کا تعلق رکھتا ہے۔ رات کے وقت اس طرح گہری نیند سوتے ہیں جیسے کوئی بے حس و حرکت لکڑی پڑی ہو۔ اور دن کو شور و غوغا کرتے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل. باقی مسند المکثرین)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: .... جب اللہ تعالیٰ کے نبی نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: .... میں تمہیں شرک اور کبر سے منع کرتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں کہ اس پر میں نے یا کسی اَور نے عرض کیا کہ شرک کا تو ہمیں پتہ ہے لیکن یہ کبر کیا ہے؟ پھر سوال کرنے والے نے عرض کیا کہ کیا اگر ہم میں سے کسی کے جوتے خوبصورت ہوں اور اُس کے تسمے خوبصورت ہوں (تو یہ کبر ہے؟)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

اُس نے عرض کیا: تو کیا اگر ہم میں سے کوئی خوبصورت لباس پہنتا ہو (تو یہ کبر ہے؟)۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ اُس نے پھر عرض کیا: کیا اگر ہم میں سے کسی کے پاس سواری ہو جس پر وہ سوار ہوتا ہو (تو یہ کبر ہے؟) آپ نے فرمایا: نہیں۔ اُس نے پھر عرض کیا: کیا یہ کبر ہے کہ اگر ہم میں سے کسی کے دوست احباب ہوں جو اُس کے پاس اُٹھتے بیٹھتے ہوں (تو کیا یہ کبر ہے؟)۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! تو پھر کبر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: حق کو نہ پہچاننا اور لوگوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا۔

(مسند احمد بن حنبل. مسند المکثرین من الصحابة)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (ایک بار) جنت اور دوزخ کے مابین بحث ہو گئی۔ دوزخ کہنے لگی کہ میرے اندر بڑے بڑے جبار اور متکبر ہوں گے اور جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین طبع لوگ ہوں گے۔ اس پر (اللہ تعالیٰ نے) دونوں کے درمیان فیصلہ فرمایا (اور جنت سے مخاطب ہو کر فرمایا) اے جنت! تُو میری رحمت کی علامت ہے۔ تیرے ذریعے میں جس پر چاہوں، رحم کروں گا۔ (اور دوزخ سے مخاطب ہو کر فرمایا) اے دوزخ! تُو میرے عذاب کی علامت ہے۔ تیرے ذریعے میں جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا۔ اور تم دونوں کا بھرنا میرے ذمہ ہے۔ (مسند احمد بن حنبل. باقی مسند المکثرین)

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک انسان تکبر کا اظہار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جباروں میں لکھ لیا جاتا ہے۔ پھر اسے وہی سزا ملتی ہے جو ان (جباروں) کو ملتی ہے۔ (ترمذی)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"پہلا نافرمان جس کی تاریخ ہمیں معلوم ہے ابلیس ہے۔ وہ کیوں نافرمان بن گیا؟ اس کی خبر بھی قرآن شریف نے بتلائی ہے کہ اس نے اباء اور استکبار کیا یعنی اس میں انکار اور تکبر تھا جس کی وجہ سے وہ اَسْلِمْ کی تعمیل نہ کر سکا۔ اس وقت بھی بہت لوگ ہیں کہ اس اباء اور استکبار کی وجہ سے اَسْلِمْ کی تعمیل سے محروم ہیں۔ کسی کو عقل پر تکبر ہے، کسی کو علم پر، کسی کو اپنے بزرگوں پر جو کہ ان کے نقصان کا باعث ہو رہا ہے اور جب بھی خدا کے مامور آتے رہے ہیں یہی اباء اور استکبار ان کی محرومی کا ذریعہ ہوتے رہے ہیں۔ انسان جب ایک دفعہ منہ سے "نہ" کر بیٹھتا ہے تو پھر اسے دوبارہ ماننا مشکل ہو جاتا ہے اور لوگوں سے شرم کی وجہ سے وہ اپنی ہٹ پر قائم رہنا پسند کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ پھر کھلم کھلا انکار اور آخر کار وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ کا مصداق بننا پڑتا ہے۔ ...... یہ ایک خطرناک مرض ہے کہ بعض لوگ مامورین کے انذار اور عدم انذار کی پروا نہیں کرتے۔ ان کو اپنے علم پر ناز اور تکبر ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ کتاب الٰہی ہمارے پاس بھی موجود ہے۔ ہم کو بھی نیکی بدی کا علم ہے۔ یہ کونسی نئی بات بتانے آیا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاویں۔ ...... غرض محرومی کا سب سے پہلا اور بڑا ذریعہ اباء (انکار) ہے اور پھر تکبر ہے۔ ...... اس لئے ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ نفس اور شیطان کے اس دھوکا سے ہمیشہ بچیں۔ اپنی کسی بات پر تکبر نہ ہو۔ کیونکہ وہی تکبر پھر کسی اَور رنگ و صورت میں انکار کا باعث ہو جاوے گا۔ یہ بہر حال زہر ہے۔ اس سے مطمئن ہو رہنا عقلمندی نہیں ہے۔"

(خطبات نور. صفحہ ۱۸۳-۱۸۵)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کیلئے مورخہ 17-16 اکتوبر بروز بدھ و جمعرات کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔

لہٰذا اہتمام مجالس اس کے مطابق اپنی تیاریاں ابھی سے شروع کر دیں۔ اور زعماء کرام اپنی مجلس کی سالانہ کارگزاری رپورٹ مرتب کر کے 30 ستمبر تک دفتر ھذا میں پہنچا دیں۔ یاد رہے کہ ہر مجلس کا ایک ایک نمائندہ ضرور شرکت کرے۔ اجتماع کا تفصیلی پروگرام تیار کر کے بھجوایا جا رہا ہے۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت 2002ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کیلئے مورخہ 21-20-19 اکتوبر کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔

لہٰذا اہتمام مجالس اس کے مطابق اپنی تیاریاں ابھی سے شروع کر دیں۔ تفصیلی پروگرام تیار کر کے بھجوایا جا رہا ہے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

فون دکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"بعض لوگ بڑے بڑے دعوے کیا کرتے ہیں کہ ہم یوں کریں گے، ووں کریں (گے)۔ اور اپنی جواں مردی اور بہادری کی ڈینگ مارا کرتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ ایسے متکبر کبھی اپنے دعوؤں کو پورا اور ثابت کر کے نہیں دکھلایا کرتے۔ اور نہ دکھلا سکتے ہیں۔ بدی کو چھوڑنا اور نیکی کو کرنا نہ صرف انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوا کرتا۔ بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد کے نہ انسان برائیوں اور فضولیوں کو چھوڑ سکتا ہے اور نہ کوئی بہادری کا کام کر سکتا ہے بدوں حکمِ الٰہی...... دعوے کرنے والے اکثر ناکام رہتے ہیں۔ میں نے ایک جنگی افسر سے پوچھا کہ آپ کے لشکر میں بہادر اور بزدل کی کیا نشانی ہوا کرتی ہے۔ اُس نے کہا کہ میرا تجربہ ہے کہ جو سپاہی اکثر مونچھوں پر تاؤ دیتے رہتے ہیں وہ عموماً میدانِ جنگ میں بزدلی ظاہر کرتے ہیں اور جو سیدھے سادھے ہیں وہ لڑائی کے وقت شیر کی طرح حملہ کرتے ہیں۔

غرض خوب سمجھ رکھو کہ جو لوگ بلاوجہ تکبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو عمل کی توفیق نہیں دیا کرتا۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اسی بات کا بیان کیا ہے کہ بعض لوگ اس قدر جلد باز تھے کہ ان کو کُفُّوْٓا اَیْدِیَکُمْ کہنا پڑا لیکن جب ان کو لڑنے کا حکم دیا گیا تو کہنے لگے لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ۔ اس قسم کی لاف زنی وغیرہ کی غلطیاں انسان میں جو ہوتی ہیں ان کا علاج اور نیز ہر ایک مرض کا علاج، کثرت سے اِستغفار اور لاحول پڑھنا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے کہ وہ سابقہ گناہوں کے بدنتائج سے محفوظ رکھے اور آئندہ بدی کے ارتکاب سے حفاظت بخشے۔"

(حقائق الفرقان۔ جلد ۲۔ صفحہ ۳۵،۳۶)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رُسوا کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے مگر متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی مواحد ہونے کا دَم مارتا تھا مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا، جب اُس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اُس کی نکتہ چینی کی اس لئے وہ مارا گیا اور طوق لعنت اس کی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا۔"

(روحانی خزائن۔ جلد پنجم۔ صفحہ ۵۹۸)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفسِ امّارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو، خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔" (روحانی خزائن۔ جلد ۲۰۔ صفحہ ۶۳)

تکبر کی اقسام بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں:-

"بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں جیسے غصہ، غضب، کینہ، جوش، ریا، تکبر، حسد وغیرہ۔ یہ سب بداخلاقیاں انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں۔ انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے، شیطان نے کیا تھا۔ یہ بھی ایک بدخلقی ہی تھی جیسے لکھا ہے: ﴿اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ﴾ (البقرہ:۳۵) اور پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ وہ مردود خلائق ٹھہرا۔ اور ہمیشہ کے لئے لعنتی ہوا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ تکبر صرف شیطان ہی میں نہیں ہے بلکہ بہت ہیں جو اپنے غریب بھائیوں پر تکبر کرتے ہیں اور اس طرح پر بہت سی نیکیوں سے محروم رہ جاتے ہیں اور یہ تکبر کئی طرح پر ہوتا ہے۔ کبھی دولت کے سبب سے، کبھی علم کے سبب سے، کبھی حسن کے سبب سے اور کبھی نسب کے سبب سے۔ غرض مختلف صورتوں سے تکبر کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ وہی محرومی ہے۔ (ملفوظات جلد اوّل۔ صفحہ ۳۱۰۔ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں:-

"تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں اور مومن کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر ظاہر کرنے والا ہو۔

صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاقِ رذیلہ کے بہت سے جن ہیں اور جب یہ نکلنے لگتے ہیں تو نکلتے رہتے ہیں مگر سب سے آخری جن تکبر کا ہوتا ہے جو اس میں رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور انسان کے سچے مجاہدہ اور دعاؤں سے نکلتا ہے۔

بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے۔ اس لئے تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہئے۔ بعض وقت یہ تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے۔ دولتمند متکبر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبر ہوتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے اور یہ چھوٹی ذات کا ہے۔ ایک عورت سیدانی تھی۔ اسے پیاس لگی۔ وہ دوسرے کے گھر میں جا کر

دعائے مغفرت

خاکسار کی بھتیجی عزیزہ عدیم النساء بنت مبارک احمد صاحب پونچھ بچے کی ولادت کے 15 دن بعد مورخہ 4-8-02 کو وفات پا گئیں ہیں مرحومہ کی درجات کی بلندی کیلئے نیز جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پانے کیلئے اور تمام رشتہ داروں کو صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (منظور احمد پونچھی قادیان)

احمدی ڈاکٹرز توجہ فرمائیں!

مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت بیرونی ممالک بالخصوص افریقہ میں احمدی مرد ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ لہذا احمدی ڈاکٹر صاحبان جو کم از کم M.B.B.S یا B.D.S کی ڈگری رکھتے ہوں وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی سکیم مجلس نصرت جہاں کے تحت خود کو خدمت خلق کے جذبہ کے تحت پیش کریں۔

اپنی درخواستیں صوبائی امراء کرام کے توسط سے نظارت علیا کو بھجوائیں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

کہنے لگا کہ "امتی تُو پانی تو پلا مگر پیالہ کو دھولینا کیونکہ تم امتی ہو اور مَیں سیدانی اور آلِ رسول ہوں"۔

"بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اس کا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا۔ غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں۔ ان سب سے بچنا چاہئے۔ (ملفوظات جلد سوم۔ صفحہ ۶۱۳۔۶۱۴ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"میری رائے میں فلسفیوں سے بڑھ کر اور کسی قوم کی دلی حالت خراب نہ ہو گی۔ خدا میں اور بندے میں وہ چیز جو بہت جلد جدائی ڈالتی ہے وہ شوخی اور خود بینی اور متکبری ہے سو وہ اِس قوم کے اُصول کو ایسی لازم پڑی ہوئی ہے کہ گویا اِنہیں کے حصے میں آگئی ہے۔ یہ لوگ خدائے تعالیٰ کی قدرتوں پر حاکمانہ قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور جس کے منہ سے اِس کے برخلاف کچھ سنتے ہیں اس کو نہایت تحقیر اور تذلیل کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔" (سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن۔ جلد دوم۔ صفحہ ۵۵)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ تو ایک پاک تبدیلی کو چاہتا ہے۔ بعض اوقات انسان کو تکبرِ نسب بھی نیکیوں سے محروم کر دیتا ہے اور وہ سمجھ لیتا ہے کہ مَیں اسی سے نجات پالوں گا جو بالکل خیالِ خام ہے۔ کبیر کہتا ہے کہ اچھا ہوا ہم نے چماروں کے گھر جنم لیا۔ کبیر! اچھا ہوا ہم نیچے بھلے سب کو کریں سلام۔ خدا تعالیٰ وفاداری اور صدق سے پیار کرتا ہے اور اعمالِ صالحہ کو چاہتا ہے۔ لاف و گزاف اُسے راضی نہیں کر سکتے۔"

(ملفوظات جلد اوّل۔ صفحہ ۳۰۴۔۳۰۵ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"جو لوگ خدا کے ہو جاتے ہیں اور واقعی اپنا وجود اور ذرہ ذرہ اپنے جسم کا خدا کی طرف سے سمجھتے ہیں، اُن کو خدا اَور بھی نعمت دیتا ہے اور جو لوگ اپنی رُوح اور اپنے جسم کا ذرہ ذرہ خدا کی طرف سے نہیں جانتے ان میں تکبر ہوتا ہے۔ اور وہ دراصل خدا کے گہرے احسان اور اس کی کامل پرورش سے منکر ہوتے ہیں۔" (نسیم دعوت۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۹۔ صفحہ ۳۸۹)

آخر پر تتمہ حقیقۃ الوحی میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اشعار پیش کرتا ہوں۔

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار — ملے جو خاک سے اس کو ملے یار
عجب ناداں ہے وہ مغرور و گمراہ — کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ
بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے — مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ گزشتہ اڑھائی سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو اپنے خاص فضل سے جلد از جلد کامل شفایابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(ملک منیر احمد پشاوری قادیان)

درخواست دعا

قادیان دارالامان میں رہنے والے 313 درویشان کرام میں سے اس وقت 50 کے قریب رہ گئے ہیں جو ضعیف العمری و مختلف عوارض سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں مورخہ 02-8-10 کو میرے خسر مکرم گیانی عبداللطیف صاحب درویش کو برین ہیمرج ہو گیا ہے۔ موصوف تا حال امرتسر ہسپتال میں داخل ہیں۔

اسی طرح قادیان دارالامان میں درویشان کرام کی کچھ بیوائیں بھی اکثر بیمار اور ضعیف العمری ٹیں سے گزر رہی ہیں۔ ان میں سے میری والدہ محترمہ کافی عرصہ سے دل کی مریضہ ہیں اور کئی قسم کے دیگر عوارض سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اور میری خوشدامنہ صاحبہ بھی دل کی مریضہ ہیں۔ اور کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

احباب جماعت سے جملہ درویشان کرام اور انکے اہل عیال، والدہ صاحبہ اور خوشدامنہ صاحبہ اور دیگر بیوگان کی صحت و سلامتی اور ہر قسم کے ابتلاء سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر دلاور خان قادیان)

● صوبہ کشمیر کے درج ذیل احباب اعانت بدر عطا کرتے ہوئے اپنی اور اہل عیال کی صحت و تندرستی و درازیٔ عمر نیک مقاصد میں کامیابی اور دینی و دنیاوی ترقیات پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست کی ہے۔

(مکرم مولوی محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

مکرم عبدالرحیم خان صاحب بھدرواہ کشمیر، مکرم عبدالرشید صاحب گنائی بھدرواہ، مکرم عبدالرشید صاحب ڈار ناصر آباد (والدہ صاحبہ کی مغفرت کیلئے) مکرم ظہور اللہ خان صاحب یاری پورہ، مکرم قریشی محمود احمد صاحب چک ایر بچھ (والد صاحب کی مغفرت کیلئے) مکرم مبارک حسین شیخ صاحب چک ایر چھ، مکرم سلیمان خان صاحب چک ایر چھ، مکرم امیر اللہ خان صاحب صدر جماعت چک ایر چھ، مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب P.H.D، مکرم ارشاد احمد صاحب لون ناصر آباد، مکرم نظیر احمد صاحب ڈار ناصر آباد، مکرم شریف احمد صاحب ڈار ناصر آباد (والد صاحب اور دادا کی مغفرت کیلئے) مکرم طاہر احمد شاہ ماندوجن، مکرم ولی محمد صاحب میر رشی نگر، مکرم حاجی محمد یعقوب رشی نگر، مکرم عبد العزیز صاحب رشی نگر، مکرم محمد رفیق گنائی صاحب رشی نگر، مکرم فاروق احمد صاحب گنائی رشی نگر، مکرم عبدالکریم صاحب گنائی رشی نگر، مکرم حاجی عبدالرحمان صاحب ایتور رشی نگر، مکرم بشیر احمد گنائی صاحب رشی نگر، مکرم حفیظ احمد صاحب گنائی رشی نگر، مکرم نذیر احمد صاحب گنائی رشی نگر، مکرم مشتاق احمد صاحب بٹ رشی نگر، مکرم عبدالحمید صاحب لون رشی نگر، مکرم غلام نبی صاحب میر رشی نگر، مکرم فردوس احمد گنائی رشی نگر، مکرم محمد شفیع صاحب پڈر رشی نگر، مکرم ناصر احمد صاحب لون رشی نگر، مکرم محمد یوسف صاحب آہنگر رشی نگر، مکرم ظہور احمد صاحب گنائی رشی نگر، مکرم عبدالاحد صاحب رشی نگر، مکرم عبدالغفار صاحب رشی نگر، مکرم طاہر احمد صاحب بٹ رشی نگر، مکرم ڈاکٹر نیاز رشید صاحب رشی نگر (اولاد نرینہ کیلئے) مکرم ظہور احمد صاحب ڈار آسنور۔ مکرم جاوید احمد ملک آسنور، مکرم غلام نبی صاحب وگے آسنور، مکرم عبدالشکور صاحب شفقت کوریل (والدہ کی مغفرت کیلئے)، مکرم عبدالغنی شیخ صاحب ناصر آباد (والدین کی مغفرت کیلئے)، مکرم طاہر بشارت احمد ڈار آسنور، مکرم غلام حسن پڈر ناصر آباد، مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب ڈار ناصر آباد، مکرم غلام نبی صاحب نیر ناصر آباد۔ (بچی کے انٹرنس کے امتحان میں نمایاں کامیابی کیلئے)، مکرم محمد اقبال صاحب ڈار ناصر آباد۔

● مکرم شمیم احمد صاحب جودھپور راجستھان کے والد غلام محمود علی صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ علاج چل رہا ہے۔ موصوف کی جلد شفایابی، صحت سلامتی والی درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

● خاکسار کی والدہ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ کی حال ہی میں سرجری ہوئی۔ علاج جاری ہے۔ کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد احسن غوری ناظم اشاعت خدام الاحمدیہ حیدر آباد)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

مورخہ 02-4-24 کو میری ہمشیرہ عزیزہ شہناز بی بی عرفانہ صاحبہ بنت مکرم محمد متین الدین صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس مرحوم ساکن محبوب نگر A.P کا نکاح ہمراہ مکرم شاہد محمود صاحب ابن مکرم مولوی غلام نبی صاحب درویش قادیان 15000 روپے حق مہر پر مکرم مولوی طفیل احمد صاحب شہباز مبلغ حیدر آباد نے احمدیہ جوبلی ہال حیدر آباد میں پڑھا۔ مورخہ 02-4-26 کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس رشتہ کے ہر جہت سے باعث برکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے

(محمد شریف الدین منظور احمد محبوب نگر)

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش:: 237-0471'237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَطِعْ اَبَاكَ
اپنے باپ کی اطاعت کر
طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti
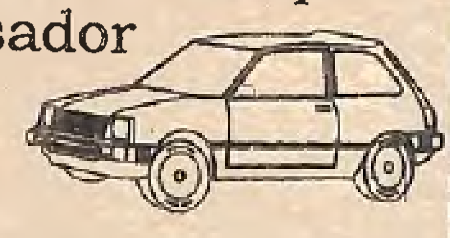
P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ☎ 2370509

اسلام میں عورت کا مقام

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقعہ جلسہ سالانہ (مستورات) جماعت احمدیہ برطانیہ
(فرمودہ ۲۳/جولائی ۱۹۸۸ء)

(پانچویں قسط)

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

﴿وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَ ھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا﴾ (النساء: ۱۲۵)

جو بھی نیک اعمال بجالائے خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو یہی لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے۔ اور کھجور کی گٹھلی کے اندر واقع لکیر کے برابر بھی ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اس سے پہلے دو قسطوں میں یہ مضمون آپ کے سامنے پیش کیا جا چکا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ قسط تیسری اور آخری ہوگی۔ میں مختصراً آپ کو یاد کراتا ہوں کہ اس سے پہلے اس موضوع پر کہ اسلام عورت کو مذہب میں ایک خاص مقام دیتا ہے اور اس سے کوئی ناانصافی نہیں کرتا، کسی حد تک میں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔

عورت اور مذہب

اب میں مختصراً آپ کے سامنے بعض نئے پہلوؤں سے مختلف مذاہب میں عورت کے ذکر کے نمونے پیش کرتا ہوں۔ بعض مذاہب میں تو سرے سے ہی عورت کا کوئی ذکر ہی موجود نہیں ہے جیسے کنفیوشس ازم، شنتوازم اور بدھ ازم وغیرہ۔ لیکن بعض دوسرے مذاہب میں جہاں عورت کا ذکر ملتا ہے تو ایسی تذلیل کے ساتھ کہ بعض لوگوں کو ایسے مذاہب سے ہی نفرت ہونے لگتی ہے۔

ہندوازم

پہلے میں ہندوازم کی مثال پیش کرتا ہوں کہ عورتوں کے لیے مذہبی رسوم ادا کرنے کے بارہ میں کیا تعلیم ہے۔ مذہبی نقطہ نگاہ سے بعض صورتوں میں عورت کی حالت جانوروں سے بدتر بیان کی جاتی ہے۔ ہندو تاریخ بتاتی ہے کہ مذہبی نقطہ نگاہ سے ایک لمبے عرصہ تک اس تعلیم پر عمل بھی ہوتا رہا۔ آج حکومت ہندوستان کو اس قسم کی بدرسومات کے خلاف بار بار جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ حالانکہ خود اس حکومت کے اکثر نظم و نسق چلانے والے خود ہندو ہیں۔ ہندو مذہب میں عورت کو وید تک پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور کسی قسم کی مذہبی رسوم سوائے مرد کی خدمت کے اور اکیلے بیٹھ کر پوجا پاٹ کرنے کے وہ سرانجام نہیں دے سکتی۔

عیسائیت

جہاں تک بائبل کا تعلق ہے بائبل عورت کو مذہب میں دخل اندازی کرنے سے روکتی ہے۔ کلیسیا میں عورت کو خاموش رہنے کا حکم ہے۔ اور یہ واضح حکم ہے کہ عورت اگر کلیسیا میں کوئی سوال پوچھے یا لوگوں کی موجودگی میں کوئی سوال پوچھے تو اس کے لیے قابل شرم ہے۔ چنانچہ پولوس رسول کرنتھیوں کے نام خط میں عورتوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ "عورتیں کلیسیا کے مجمع میں خاموش رہیں کیونکہ انہیں بولنے کا حکم نہیں بلکہ تابع رہیں جیسا توریت میں بھی لکھا ہے۔ اور اگر کچھ سیکھنا چاہیں تو گھر میں اپنے اپنے شوہر سے پوچھیں کیونکہ عورت کا کلیسیا کے مجمع میں بولنا شرم کی بات ہے۔"

(۱۔کرنتھیوں باب ۱۴ آیات ۳۴-۳۵)

اسلام

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے اسلام میں عورتوں کو اجتماعی عبادات میں شمولیت کی نہ صرف ممانعت نہیں بلکہ برابر کا حق دیتے ہوئے سہولتیں دی گئی ہیں۔ یعنی کسی بھی اجتماعی عبادت سے عورت کو روکا نہیں گیا۔ لیکن اس کی خلقت کے اعتبار سے اس پر ایسا بوجھ نہیں ڈالا گیا کہ عبادت میں شمولیت اس پر لازم ہو جائے۔ ان سب امور کا پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے اس لیے یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔

جہاں تک جہاد کی فرضیت کا تعلق ہے اس میں بھی بالکل اسی قسم کا سلوک کیا گیا ہے یعنی جہاد میں شمولیت سے عورت کو منع نہیں فرمایا گیا۔ لیکن جہاد میں شمولیت سے اس کو اس رنگ میں مستثنیٰ کر دیا گیا ہے کہ اگر وہ شوق سے چاہے تو شامل ہو جائے ورنہ اس پر جہاد میں شمولیت ضروری نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ سے ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے پوچھا کہ کیا جہاد عورتوں پر فرض نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں ہے۔ لیکن ان کا جہاد جنگ کا جہاد نہیں ہے بلکہ حج اور عمرہ اور دیگر اس قسم کی نیکیوں میں شمولیت ہی عورت کا جہاد بن جاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ ابواب المناسک۔ باب الحج، جہاد النساء)

تو یاد رکھیں کہ جہاد میں شامل ہونا یعنی دین کے دفاع میں قتال میں شامل ہونا عورت پر فرض قرار نہیں دیا گیا۔ لیکن اس کا ثواب اس پر لازم کر دیا۔ جب ایک مرد حج ادا کرتا ہے تو اسے حج ہی کا ثواب ملتا ہے۔ مگر عورت جب حج کرتی ہے تو آنحضرت ﷺ کی اس مذکورہ بالا حدیث کے مطابق اسے حج کے علاوہ ساتھ ہی جہاد کا بھی ثواب مل جاتا ہے۔ نماز کو جہاد کا قائمقام نہیں فرمایا، روزہ کو جہاد کا قائمقام نہیں فرمایا بلکہ واضح طور پر حج اور عمرہ کو جہاد کا قائمقام فرمایا ہے۔ عورت کا خود نکل کر حج میں شمولیت کے لئے جانا بذات خود ایک کارِ دارد ہے اور عورت کی جو ذمہ داریاں ہیں اور عورت کو سفر میں جس قسم کے خطرات درپیش ہوتے ہیں ظاہر ہے کہ مرد کو ویسے نہیں ہوتے۔ اس لیے خصوصیت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کا حج اور عمرہ کو جہاد کا قائمقام قرار دینا بہت ہی لطیف بات ہے۔

اور اس تعلیم میں آنحضرت ﷺ نے بعض اوروں کو شامل کر کے اس حکمت پر مزید روشنی ڈال دی۔ ایک موقعہ پر آپؐ نے فرمایا بوڑھے، بچے، کمزور اور عورت کے لیے حج اور عمرہ ہی جہاد ہے۔

(سنن نسائی۔ کتاب مناسک الحج۔ باب فضل الحج)

اس مضمون کی حکمت بھی اس سے سمجھ آگئی اور عورت کا جو مقام ہے اس کو بھی مزید عظمت ملی اور تقویت ملی۔ اگر صرف عورت کے لیے فرمایا ہوتا کہ حج کرنا تمہارا جہاد ہے تو اسے اپنی استثنائی کمزوری کا احساس رہتا۔ لیکن دیکھئے حضرت رسول اکرم ﷺ نے اس کے ساتھ بوڑھوں، بچوں اور دیگر کمزوروں کو بھی شامل فرمالیا۔ بوڑھے کے لیے جہاد فرض نہیں، بچے کے لیے جہاد فرض نہیں، کمزور کے لیے جہاد فرض نہیں اور عورت کے لیے جہاد فرض نہیں۔ ایک ہی وجہ سے۔ اور جن جن کے لیے جہاد فرض نہیں ان کے لیے حج ہی جہاد کا قائمقام قرار دے دیا۔

عورت بحیثیت مُعلّم و مُربی

عورت نہ صرف عورتوں کو تعلیم دے سکتی ہے اور ان کی تربیت کر سکتی ہے بلکہ اسلام نے اسے مردوں کا مربی اور معلّم بننے کا بھی حق دیا ہے اور یہ وہ حق ہے کہ جس سے کلیسیا نے عورتوں کو محروم رکھا ہے۔ جن چھوٹے چھوٹے فرقوں میں عورت کو پادری بننے کا حق بھی دیا گیا ہے اس پر بکثرت دیگر عیسائی دنیا اعتراض کرتی ہے کیونکہ ان کی رو سے عہد نامہ جدید نے عورت کو یہ حق نہیں دیا۔

جہانتک سوالات کا تعلق ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انصار کی عورتیں دیکھو کتنی اچھی ہیں، مجھے بہت ہی پیاری لگتی ہیں کیونکہ وہ مہاجر عورتوں کی طرح مسائل پوچھنے میں شرم محسوس نہیں کرتیں اور بے تکلف حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایسے مسائل پوچھ لیتی ہیں جو مہاجر عورتیں پوچھتے شرمائیں۔ اور اس سے وہ دنیا کی تعلیم کا سبب بن رہی ہیں۔ چنانچہ روایتوں میں آتا ہے کہ بعض انصار عورتیں بے تکلفی سے تمام اندرونی مسائل عورتوں کی ذات سے تعلق رکھنے والے پوچھا کرتی تھیں اور یہ انہی کی وجہ ہے کہ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ان امور میں ہم آنحضرت ﷺ کی ہدایات کا فیض پا رہے ہیں۔

قرآن کریم میں ایک عورت کی شکایت کا ذکر ہے جو اپنے خاوند کے خلاف رسول اللہ ﷺ سے بار بار اس کا ذکر کرتی تھی۔ غالباً اس حکمت کے پیش نظر آنحضرت ﷺ نے اس کا جواب نہیں دیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بارہ میں کوئی ہدایت نازل نہیں ہوئی تھی۔ مگر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ﴾ (المجادلہ: ۲) تو پھر آنحضرت ﷺ نے اس طرف توجہ فرمائی۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ نے اس عورت کا قول سن لیا ہے جو تجھ سے خاوند کے مقابل پر اپنے حقوق کے معاملہ میں بحثیں کرتی ہے مگر شکایتیں تجھ سے نہیں کرتی شکایتیں اپنے رب سے کرتی ہے۔ ﴿وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ﴾ "اللہ تمہاری گفت و شنید کو خوب سنتا ہے۔ جانتا ہے کہ کیا گفتگو چلی اور وہ خوب سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔ پس اس عورت کی اس شکایت کو خدا نے سن لیا اور اس کو قبول فرمایا اور آنحضرت ﷺ کو اس کے متعلق ہدایت فرمادی اور ہمیشہ کے لیے قرآن میں یہ پیغام دے دیا کہ اگر تم اپنے خاوندوں سے نالاں ہو اور تمہیں ان سے شکوے ہوں، بے شک قضا تک پہنچو اور اپنے حقوق لینے کی کوشش کرو لیکن قضا پر بنا نہ کرو۔ تمہارا ایک خدا ہے جو تمہارا خیال رکھے گا۔ اور اگر تم توکل کرو گی اور اس کے حضور گریہ وزاری کرو گی تو ضرور تمہارے حق میں فیصلہ فرمائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم شکایت میں سچی ہو۔ اگر تمہاری شکایت سچی نہ ہو اور مرد سچا ہو تو پھر اللہ کی تائید اس مرد کو حاصل ہوگی خواہ قضا اس کے خلاف فیصلہ کر رہی ہو۔

آخر پر ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ روایات تو بے شمار ہیں۔ اس مضمون پر جب آپ سب احادیث کا مطالعہ کریں تو آپ کا ذہن زیادہ واضح اور روشن تر ہوتا چلا جائے گا کہ کس قدر عورت کو عظمت اور عظیم مقام عطا فرمایا گیا ہے۔ لیکن حدیث سے پہلے قرآن کریم کی ایک آیت آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس میں عورت کو ایک ایسا مقام عطا فرمایا گیا ہے جو تمام دنیا کے مذاہب میں نہ صرف بے مثل بلکہ اس طرح درخشندہ اور چمکتا ہوا ہے کہ اس کے پاسنگ کو بھی کسی اور مذہب کی تعلیم نہیں پہنچی۔ فرمایا:

﴿وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۙ وَ مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ﴾ (التحریم: ۱۲-۱۳)

فرمایا وہ تمام لوگ یعنی خواہ وہ مرد ہوں یا عورت ہوں جو ایمان لے آئے ان کے لئے خدا تعالیٰ فرعون کی بیوی کی مثال پیش کرتا ہے۔ گویا فرعون کی بیوی کو جو ایک عورت تھی آئندہ آنے والے عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے اسوہ بنا رہا ہے اس لیے اگر کوئی یہ کہے کہ عورت مرد کے لیے

اُسوہ نہیں ہو سکتی تو قرآن کی یہ آیت اس کو جھٹلائے گی۔ بہت سی نیکیوں میں عورت نہ صرف اُسوہ ہو سکتی ہے بلکہ ایک ایسی خاص نیکی کا ذکر ہے جس میں خداتعالیٰ نے تمام عالم پر نظر ڈالتے ہوئے عورت کو مثال کے لیے چنا ہے جو نبی اللہ نہیں تھی۔ ورنہ سارا قرآن نبیوں کی مثالوں سے بھرا پڑا ہے اور نبیوں سے بہتر مثالیں اور کیا ہو سکتی ہیں۔ لیکن دو موضوع ایسے ہیں جن پر عورت کو مثال کے طور پر چنا گیا اور ہمیشہ کے لیے بنی نوع انسان کے لیے ماڈل اور نمونہ بنادیا گیا۔ ان میں سے ایک فرعون کی بیوی تھی۔

فرمایا: ﴿اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ کہ اے میرے رب میرے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور ﴿وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ﴾ اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات بخش۔ ﴿وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ اور ظالموں کی قوم سے مجھے نجات عطا فرما۔ اس میں کیا ماڈل ہے اور مردوں کے لیے کیا نصیحت ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ جہاں تک عورت کا خاوند سے رشتہ ہے۔ خصوصیت کے ساتھ قدیم زمانوں میں یہ رشتہ ایسا تھا کہ عورت کلیتہً اپنے خاوند کے تابع مرضی اور مغلوب ہوا کرتی تھی۔ پھر خاوند اگر بادشاہ ہو تو اور بھی زیادہ رعب اور ہیبت پیدا ہو جاتی ہے۔ عام خاوند سے بھی اس زمانہ میں انکار کی مجال نہیں تھی اور عورت کلیتہً خاوند کے تابع ہوا کرتی تھی لیکن خاوند اور وہ بھی پھر بادشاہ۔ اور بادشاہ بھی وہ فرعون جس کی ہیبت اور جبروت کے قصے بائبل اور قرآن میں نیز تاریخ میں بھی محفوظ ہیں۔ سخت ظالم اور خدا کا دشمن اور اپنے آپ کو خدا کہنے والا۔ اس سے زیادہ کسی کے ایمان کو خطرہ پیش نہیں آسکتا جیسا فرعون کی بیوی کو تھا۔ اس نے نہ صرف یہ کہ اپنے ایمان کی ان انتہائی مخالفانہ حالات میں حفاظت کی بلکہ اس حفاظت کا طریق بھی خداتعالیٰ نے بتادیا کہ کیسے حفاظت کی۔ فرمایا وہ جابر فرعون کے ظلم سے بچنے کے لیے اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے صرف اپنے عزم پر توکل نہیں رکھتی تھی بلکہ اپنے رب کے حضور عاجزانہ گریہ وزاری کیا کرتی تھی۔ فرعون کی بیوی آسیہ ایسے خطرناک اور جابرانہ حالات میں موسیٰؑ پر اپنے ایمان میں نہیں ڈگمگائی۔

پس ہر مومن جس پر کوئی جابرانہ نظام مسلط ہو اور اس کے دین کو زبردستی بدلنے کی کوشش کرے، تو کم از کم اُس عورت جتنی تو ہمت دکھانی چاہئے۔ لیکن اُسی کی طرح توکل اپنی ہمت پر نہ ہو بلکہ خدا سے مدد مانگتے ہوئے اسی کے حضور جھکے۔ یہی مثال مردوں کے علاوہ عورتوں پر بھی بدرجہ اَتم چسپاں ہوتی ہے۔ بعض عورتوں کے خاوند بے دین اور مرتد ہو جاتے ہیں اور ساتھ اپنی بیوی کا دین بھی بدلنا چاہتے ہیں مگر اس بارہ میں وہ فرعون سے زیادہ جبر نہیں دکھا سکتے۔ پس کسی قیمت پر بھی عورت کو خاوند سے ڈر کر اپنا دین نہیں بدلنا چاہئے اور مسلسل دعا میں لگے رہنا چاہئے کہ اللہ اسے ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔

پھر ایک اور مثال جو فرعون کی بیوی کی مثال سے بھی اعلیٰ ہے وہ حضرت مریمؑ کی مثال کے طور پر پیش فرمائی۔ فرمایا: ﴿وَ مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا﴾ اور مریم بنت عمران کو دیکھو کہ اس نے کیسی اپنی عصمت کی حفاظت کی۔ ﴿فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا﴾۔ ہم نے اس میں خود اپنی روح پھونکی۔ یاد رکھئے یہاں اس میں ﴿فِیْهِ﴾ کا لفظ استعمال ہوا ہے ﴿فِیْهَا﴾ کا نہیں۔ یعنی ہم نے مریم میں نہیں بلکہ اس کے بیٹے میں اپنی روح پھونکی کیونکہ یہاں ضمیر مذکر کی استعمال فرمائی ہے۔ بعض مفسرین اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ﴿فِیْهِ﴾ سے مراد وہ بچہ ہے جو مریم کے پیٹ میں تھا۔ لیکن دوسری جگہ اس مضمون کو ﴿فِیْهَا﴾ کہہ کے بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ ہم نے اس مریم میں اپنی روح پھونکی، اس عورت میں اپنی روح پھونکی۔ تو یہاں فرق کیوں ہے؟ فرق اس لیے ہے کہ یہاں مومنوں کی مثال دی گئی ہے۔ اور مریم کی بات کرتے کرتے مومن کو ضمیر کا مرجع بنادیا گیا ہے کہ وہ مومن جو مریم کی شان اختیار کر لیتا ہے اس لئے کہ وہ مریمی شان رکھتا ہے، اس میں ہم اپنی روح پھونکتے ہیں۔ تو ہر وہ مومن جو اپنے نفس کی حفاظت کرتے ہوئے ایک ایسی پاکیزگی اختیار کر جاتا ہے کہ خدا کے پیار کی نظر اس کی پاکیزگی پہ پڑتی ہے۔ اس سے جو اسے روحانی اولاد نصیب ہوتی ہے اور اس میں جو روح پھونکی جاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی پاکیزگی کے نتیجہ میں اُسی کے اندر سے ایک اور ترقی یافتہ روحانی انسان پیدا کر دیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ مرد کے مریم کی طرح بچہ تو نہیں ہو سکتا لیکن روحانی طور پر اس کے اندر سے اللہ کا ایک اور برگزیدہ انسان پیدا ہو سکتا ہے۔

چنانچہ مریمؑ کے متعلق خداتعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ﴾ کہ اس نے خداتعالیٰ کے کلمات کی تصدیق کی اور اسکی کتب کی تصدیق کی اور وہ بہت ہی عاجزی اختیار کرنے والی عورت تھی۔

پس اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مومن بلند تر روحانی درجہ نہیں پا سکتا جب تک نفسانی خواہشات سے کلیتہً اپنے آپ کو نہ بچائے اور پھر اللہ تعالیٰ کے کلمات اور کتب کی تصدیق کرتے ہوئے وہ طریق نہ اختیار کرے جو مریمؑ نے اختیار کیا تھا کہ اس نے نفسانی خواہشات سے اپنے آپ کو پوری طرح بچانے کے بعد سب کلمات کی تصدیق کی، سب کتب کی تصدیق کی اور خدا کے حضور نہایت عاجزی اختیار کی۔ پس ان سب بڑے مراتب کے حصول کی خواہش نہ رکھتے ہوئے بھی اگر کوئی مومن مریمؑ کی طرح عاجزی اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی عاجزی کو قبول کرتے ہوئے اس کے مراتب بلند فرمائے گا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا اسی مضمون کا ایک شعر ہے کہ ؎

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

کہ تم ہر دوسرے انسان سے اپنے آپ کو کمتر سمجھو۔ شاید یہی عاجزی اللہ تعالیٰ کو پسند آجائے اور وہ اپنے وصل کے گھر میں تمہیں داخل فرمالے۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام ان ہی مومنوں میں سے ایک مومن ہیں جن پر یہ آیت پوری طرح چسپاں ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ نے اسی آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"مجھ پر ایک حالت تھی جو میں مریم کی طرح تھا اور پھر اس مریمی حالت سے میرے اندر سے عیسیٰ کا بچہ پیدا ہوا اور میں ابن مریم بن گیا۔"

اس مضمون کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں مختلف مخالف اور گندہ دہن علماء نے حضرت مسیح موعودؑ کو سخت تضحیک کا نشانہ بنایا۔ بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کیں اور بعض بڑے بڑے گندے فقرے چست کئے کہ اچھا جب آپ مریم تھیں تو کیا ہوا تھا۔ کس طرح آپکی یہ کیفیت ہوئی تھی۔ کسطرح آپکے پیٹ میں بچہ بنا تھا اور پھر وہ پیدا کس طرح ہوا وغیرہ وغیرہ۔ نہایت بیہودہ اور سفاکانہ اور ظالمانہ باتیں انہوں نے کیں۔ اس لئے کہ قرآن کریم پر ان کی نظر نہیں تھی۔

ایک دفعہ میری سوال و جواب کی مجلس میں کراچی کے وفد کے ساتھ ایک مولوی صاحب بھی تشریف لائے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ دیگر غیر احمدیوں پر سوال و جواب کی مجلس کا اچھا اثر ہو رہا ہے تو اس نے بظاہر بڑا بھولا سا بن کر ازراہ شرارت مجھ سے یہ سوال کیا کہ اچھا مرزا صاحب باقی باتیں چھوڑیں۔ مجھے یہ تو بتائیں کہ جماعت احمدیہ کے بانی جب مریم بنے تھے تو کس طرح بنے تھے اور عورتوں والی کیا ان میں باتیں پیدا ہوئی تھیں۔ اور پھر وہ بچہ کس درد اور تکلیف سے پیدا ہوا تھا۔ ذرا وہ سارا قصہ تو سنائیے۔ میں نے کہا مولوی صاحب! آپ کو دیکھ کر مجھے بڑا افسوس ہوا ہے آپ کو قرآن کریم کا ہی علم نہیں اور آپ اعتراض کر رہے ہیں۔ کیا آپ نے سورۃ التحریم کی یہ آیتیں نہیں پڑھیں۔ کیا آپ کو قرآن کریم پر ایمان نہیں ہے۔ قرآن کریم نے آپ کو اختیار نہیں دیا، قرآن کریم نے لازم کر دیا کہ اگر تم مومن ہو تو ان دو عورتوں کی مثالیں پکڑنا لازم ہے۔ پس اگر آپ مریم نہیں بن سکتے تو فرعون کی بیوی تو بن کے دکھائیں۔ اور اگر آپ فرعون کی بیوی بنیں گے تو میں آپ سے پوچھوں گا کہ آپ کے فرعون کے ساتھ کیسے تعلقات تھے اور کیا کیا ماجرا گزرا۔ پھر آپ کیا جواب دیں گے۔ آپ کے لئے راہ فرار نہیں رہے گی سوائے اس کے کہ کہیں کہ میں مومن نہیں۔ ورنہ لازماً آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو حملے کئے ہیں وہ واپس لینے پڑیں گے۔ چنانچہ جب میں نے یہ جواب دیا انہوں نے بار بار کہا کہ اب بس کریں، کافی ہو گئی ہے میرے ساتھ۔ اور اب لوگوں کے سامنے مجھے رسوانہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کے فہم کی کمی یا کلیتہً لاعلمی کے نتیجہ میں خداتعالیٰ کے پاک بندوں پر اعتراض ہوتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کو بھی اسی اعتراض کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ لیکن بتانا اس وقت یہ مقصود ہے کہ آج دنیا میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل میں مسیحیت دوبارہ پیدا ہوئی ہے اس میں بھی ایک عورت کا احسان ہے، مریم کا احسان ہے۔ اور مریمی حالت دوبارہ پیدا ہوئی تب مسیح پیدا ہوئے۔ کتنا عظیم الشان مقام ہے جو عورت کو دیا گیا ہے۔ لیکن لوگ کہتے ہیں جی اسلام میں عورت کا کوئی مقام نہیں، کوئی منصب نہیں۔ یہ محض لاعلمی اور جاہلیت ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

K.S RAJPUT
کشمیر جیولرز
KASHMIR JEWELLERS
Mfrs.& Supliers of : GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Main Bazar Qadian-143516 (Pb.)
(S) 01872-21672 (R) 20260, Fax : 20063

دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.
Ofi : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

کھمبی (MUSHROOM) ایک تعارف

(مکرم قیصر محمود صاحب)

ایک متوازن غذا ایک صحت مند معاشرے کی افزائش کے لئے اہم کردار ادا کرتی ہے۔آج کی بڑھتی ہوئی آبادی کا سب سے اہم مسئلہ بہتر خوراک کی فراہمی ہے ماہرین خوراک اور مختلف تنظیمیں جدید ذرائع سے غذائی مقدار کو بہتر کر کے بڑھانے میں مصروف ہیں۔

مائیکرو الیکٹرونکس اور بیالوجی کی نئی شاخ بائیو ٹیکنالوجی کی ایک اہم کڑی کلوروفل سے محروم جاندار بیکٹیریا اور فنجائی کو غذائی مقاصد کے لئے استعمال میں لانے کی ہے۔

مشروم (کھمبی) کیا ہے

رب العزت کی خوبصورت کائنات کی ایک خوبصورت پھول نما غذا عام پودوں سے مختلف پھول نما اجسام جو عموماً بارش کے بعد مختلف جگہوں پر اگے ہوئے نظر آتے ہیں۔ان پھول نما اجسام کو انگلش میں مشروم (MUSHROOM) کہتے ہیں اور اب یہ نام اتنا مشہور ہو چکا ہے کہ دنیا کے بیشتر ممالک میں اسی نام سے موسوم کیا جانے لگا ہے۔جبکہ اس کے کئی علاقائی نام ہیں اردو میں اس کو کھمبی کہتے ہیں۔شاید تمام پودوں میں کوئی بھی ایسا گروہ نہیں جس میں مشروم کی طرح دل موہ لینے والی بے اختیار کشش پائی جاتی ہو مشروم نباتات کی ایک بڑی سلطنت کے ایک چھوٹے سے گروہ سے تعلق رکھتی ہے جسے فنجائی کہتے ہیں۔یہ مختلف اجسام کا ایک بہت بڑا مجموعہ ہے جو مختلف شکل و شباہت کے علاوہ مختلف جگہوں پر اگتی ہے۔مشروم میں خمیر پھپھوندی اور اسی قسم کے دیگر جراثیم شامل ہوتے ہیں۔فنجائی (مشروم) کی بہت سی اقسام نہ صرف قابل طعام ہیں بلکہ انتہائی لذیذ و نفیس اور غذائیت سے بھرپور ہوتی ہیں۔قابل طعام اقسام کو مشروم جبکہ زہریلی اقسام کو سانپ کی چھتری (Toab Stool) کہا جاتا ہے۔مشروم کرہ ارض کی اولین نباتات میں سے ایک ہے یہ بادشاہوں کی شان و شوکت کے اظہار کا ذریعہ بنتی رہی ہے۔قدیم رومیوں کے دیوتاؤں کی خوراک کہلاتی رہی ہے۔قابل طعام اور زہریلی مشروم ملتے جلتے گروہ سے تعلق رکھتی ہیں اس کی خصوصیت اور پہچان سے لاعلم ہونے کی بنا پر غلط فہمی میں لوگ غیر مطلوبہ قسم جمع کر لیتے ہیں لہذا اس طرح جمع کی گئی مشروم کے استعمال میں احتیاط ضروری۔ہے جب تک کوئی ماہر اس کے قابل طعام ہونے کی تصدیق نہ کر دے یہ استعمال نہیں کرنی چاہئے۔مصنوعی طریقہ سے کاشت کی گئی مشروم قابل اعتماد ہیں۔

مشروم کھمبی کی تاریخی اہمیت

کھمبی نباتات کے قدیم گروہ سے تعلق رکھتی ہے ہمارے آباؤاجداد کھمبی کے بارے میں تذبذب کا شکار تھے جس کی وجہ اس کا شمار نہ ہی سرسبز پودوں میں تھا اور نہ ہی حیواناتی دنیا سے۔کیونکہ کھمبیاں پراسرار طور پر خود بخود اگتی اور پھر کچھ عرصہ نظر آنے کے بعد خود بخود غائب ہو جاتی تھیں۔قدیم انسان اس فصل سے اس وقت واقف ہوا جب وہ آتش شکم کی سیرابی کے لئے خوراک کی تلاش میں انواع اقسام کے پھل و جڑی بوٹیاں چکھ رہا تھا۔اس دوران من و سلویٰ کے جزو مشروم سے جا ٹکرایا ابتدائی سائبیرین حیران کن فلائی اگریک (کھمبی) جن پر خوبصورت سے سرخ اور سفید دھبے تھے کو جمع کرتے تھے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق یہ ان کے دیوتاؤں کی طرف سے ایک مقدس تحفہ تھا۔سائیلو سائبی نامی مشروم کو دیوتاؤں کی خوراک سمجھا جاتا تھا۔اسی وجہ سے اس کو صرف مذہبی رسوم میں استعمال کیا جاتا تھا۔قدیم مصری تہذیب میں اس کا استعمال صرف شہنشاہوں اور جرنیلوں کی شاہی ضیافتوں میں ہوتا تھا۔جبکہ عام آدمی کے لئے یہ سخت ممنوع قرار دی گئی۔بولیس مشروم کی ایک قسم کو اس حد تک متبرک سمجھا جاتا تھا کہ اس کے پکانے کے لئے مخصوص برتن اور کھانے کے لئے سونے چاندی کے برتن استعمال ہوتے تھے۔مہمان اپنے اعزاز کا اندازہ میزبان کی طرف سے پیش کی جانے والی مشروم سے کیا کرتے تھے۔مشروم کا باریک بینی سے مشاہدہ 1225ء میں خردبین کی ایجاد کے بعد ہوا کہ مشروم کی اصل ماہیت کیا ہے پھر اس کی افزائش اور روئیدگی کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں۔1250ء میں ایک فرانسیسی (De Bonnebons) نے پہلی مرتبہ چونے کی ایک غار میں کھمبی کو کاشت کر کے بطور فصل متعارف کروایا 1770ء میں پیرس کے پاسچر انسٹی ٹیوٹ کے دو ماہرین نے کھمبی کی ایک قسم کے بیج پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کی اور اس دریافت کو انہوں نے راز میں رکھا۔انگلینڈ اور فرانس کی مشروم کی کاشت کے سلسلہ میں ایک عرصہ اجارہ داری رہی۔

1900ء تا 1910ء کی دہائی میں امریکن ماہرین نے جراثیم سے پاک بیج تیار کر کے اس پوشیدہ سائنس سے پردہ اٹھایا اور اس کی کاشت کی تکنیک کو مزید سائنسی خطوط پر استوار کیا جس کی وجہ سے اس کی کاشت کو فروغ ملا۔

کھمبی کی غذائی اہمیت

مشروم کی بطور غذائی حیثیت کے دریافت اتفاقیہ اور اچانک ہے قدیم انسان جب جنگلی جانوروں اور قدرتی نباتات پر گزارا کر رہا تھا اس وقت وہ مشروم سے جا ٹکرایا اور مشروم کی خوشبو اور لذت اس کو اس قدر بھائی کہ اس نے مشروم کو اپنی غذا میں شامل کر لیا اور یوں انسان اس کے خواص سے لاعلمی کے باوجود اس سے مستفید ہوتا رہا۔مشروم کے بطور غذا کے استعمال کا پہلا حوالہ 1000 سال قبل مسیح سے ملتا ہے مشروم ایک ایسی غذا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیاں رکھی ہیں مشروم کا استعمال اپنی اعلیٰ معیاری غذا، لذت و خوشبو کی وجہ سے دنیا کے بیشتر ممالک میں کافی زیادہ ہو رہا ہے۔گو کہ اس کے غذائی و طبعی خواص کا علم بہت دیر کے بعد منظر عام پر آیا جب ماہرین خوراک و طبیب غذا اور صحت کے تعلق کا جائزہ لے رہے تھے۔مگر قدیم تہذیبوں نے مشروم کو جس اعلیٰ غذا اور دوا کا درجہ دیا تھا وہ آج بھی قائم ہے۔انسانی صحت کی خرابی کی سب سے اہم وجہ ناقص خوراک ہے اسی خوراک کے باعث جو بیماریاں انسانی اموات کا باعث بن رہی ہیں۔ان میں دل کے امراض، بلڈ پریشر، ذیابیطس قابل ذکر ہیں۔ماہرین غذا اور طبیبوں نے ایسی مناسب غذا کی تلاش شروع کی جو نہ صرف ان امراض کا علاج ہو بلکہ دور حاضر کے مسائل کا ایک بہتر حل بھی ہو عالمی ادارہ صحت اور رائل کالج آف فزیشن انگلینڈ کی ایک ٹیم نے خوراک سے متعلق ایک مستند رپورٹ شائع کی جس میں متوازن غذا میں پائی جانے والے اجزاء کی عددی حدیں مقرر کی ہیں اس رپورٹ کے مطابق مشروم کو وہ مقام حاصل ہو گیا ہے جو ایک مکمل متوازن غذا کا حل پیش کرتی ہے۔مندرجہ بالا حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ مشروم ایک متوازن غذا ہے جس میں تمام غذائی اجزاء مناسب حد تک موجود ہیں جو کہ انسانی صحت کے لے مفید ہوتے ہیں۔غذائی اہمیت کے اعتبار سے کھمبی میں 33 تا 38 فیصد تک لحمیات موجود ہوتے ہیں۔جس میں سے 16 فیصد ضروری امائنو ایسڈز مختلف تناسب سے پائے جاتے ہیں۔لحمیات کے توازن کو قائم رکھنے کے لئے کھمبیوں کا دیگر غذاؤں کے ساتھ باقاعدگی کے ساتھ استعمال بہت فائدہ مند ہے ہمارے جسم کا زیادہ تر حصہ لحمیات پر مبنی ہے مشروم میں پائے جانے والے لحمیات حیوانی اور نباتاتی لحمیات سے ہر لحاظ سے بہتر ہیں۔انسانی غذا میں پروٹین کی کمی روز بروز دنیا میں ایک مسئلہ بنتی جا رہی ہے۔خاص کر ترقی پذیر ممالک میں لحمیات کی کمی مستقبل کا ایک بڑا چیلنج ہے۔ایک عام صحت مند آدمی کا وزن 72 کلوگرام ہو تو اس کو روزانہ 72 گرام پروٹین کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ ترقی پذیر ممالک میں بمشکل یہ 5 تا 9 گرام تک میسر ہے۔

عالمی ادارہ خوراک کے مطابق جہاں ترقی پذیر ممالک کی خوراک کا انحصار (Cereal) خوراک پر ہے وہاں اس سلسلہ میں مشروم اہم رول ادا کر سکتی ہے کھمبی میں حیاتین اور پروٹین وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔حیاتین میں خصوصاً بی گروپ کے ساتھ سی، ڈی، ای، کے، ایچ اور فولک ایسڈ موجود ہوتے ہیں۔بی گروپ میں گلوکوز میٹابولزم جسم کے لئے ضروری ہے اسی طرح D2 بچوں میں پائی جانے والی بیماری ریکٹس جس میں بچوں کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں کا قدرتی علاج ہے۔اسی طرح مشروم میں پائے جانے والے نمکیات میں کیلشیم، فاسفورس، سوڈیم، پوٹاشیم، سلفر، میگنیشیم، نائیٹروجن وغیرہ وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔بلاشبہ مشروم اپنے اندر جو غذائی اور شفائی صفات رکھتی ہے وہ کسی بھی طرح قدرت کی بیش بہا نعمت سے کم نہیں مشروم کے مسلسل استعمال سے بہت سی بیماریوں سے نجات ملنے کے علاوہ جسمانی حسن کو بھی جلا ملتی ہے۔

تجارتی اہمیت

مشروم کو زمانہ قدیم سے ہی غذائی برتری حاصل رہی ہے اور اب اس کے پوشیدہ خواص اجاگر ہونے کے بعد اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اس کی چند قابل کاشت اقسام اعلیٰ تجارتی اہمیت کی حامل ہیں۔اس کی تجارتی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک بیج بنانے والی سومی سل نامی کمپنی کی مشروم کا بیج تیار کرنے کی پروڈکشن 38 ٹن یومیہ ہے مشروم اپنی بے شمار غذائی اور ادویاتی خواص کی بناء پر دنیا کی مہنگی ترین سبزی ہے مشروم کی مقبولیت کا اب یہ عالم ہے کہ اس کی کاشت مغرب اور جنوب مشرقی ایشیاء میں صنعت کا درجہ حاصل کر چکی ہے۔ترقی یافتہ ممالک میں مشروم کی کاشت۔کے لئے بڑے بڑے فارم مخصوص ہیں ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت دنیا میں مشروم کی کاشت تیس لاکھ ٹن سالانہ ہے جبکہ اس کی پیداوار میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے۔مشروم اپنی بے پناہ صلاحیت اور جدید طریقہ کاشت کی بنا پر کم جگہ اور کم وقت میں اتنی فصل دیتی ہے جس کا مقابلہ کوئی دوسری فصل نہیں کر سکتی۔مشروم سفید پوش لوگوں کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ ان کی آمدن میں معقول اضافہ کر سکتی ہے۔

مشروم کمروں کے اندر اگنے والی فصل ہے اس کو نہ تو روایتی فصلوں کی طرح زمین کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اور نہ مصنوعی کھاد کی۔

1707ء میں ایک فرانسیسی (Tourne Fort) نے اس کی تجارتی پیمانے پر کاشت کے لئے ایک مفید آرٹیکل لکھا گزشتہ چند سالوں میں عالمی سطح پر فروخت کی گئی مشروم کی مالیت تقریباً 17 بلین ڈالر بنتی ہے۔1987ء میں جاپان نے مشروم کی تین اقسام سے تیار کی گئی ادویات سے 729 ملین ڈالر حاصل کئے۔☆☆ (بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ)

"جب تک نور الٰہی بصارت عطا نہ کرے اس وقت تک انسان اپنے نقص بھی دیکھ نہیں سکتا اور جب تک وہ نقص دور نہ ہوں نور الٰہی عطا نہیں ہو سکتا"۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

احمدیہ مسجد مومن منزل حیدر آباد کا سنگ بنیاد

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل واحسان سے جماعت احمدیہ حیدرآباد کو ایک نئی مسجد بمقام مومن منزل سعیدہ باد حیدرآباد کا سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھا۔ اس سلسلہ میں 30 جون 2002ء بروز اتوار صبح 11:30 بجے ایک خصوصی تقریب منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمائی اور ہمراہ مکرم اکبر حسین صاحب بھی اسٹیج میں تشریف فرما ہوئے۔

تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ سے تقریب کا آغاز ہوا جو مکرم حمید احمد صاحب غوری نے کی۔ تلاوت کے بعد پرچم کشائی اور سنگ بنیاد کی تقریب عمل میں آئی۔ اس تقریب میں حضرت میاں صاحب کے علاوہ مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ آندھراپردیش، مکرم عارف قریشی صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد، مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد، مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت، مکرم مولانا محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم عظمت اللہ صاحب صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ آندھراپردیش، مکرم تنویر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد، مکرم احمد حسین صاحب درویش قادیان شامل تھے۔ خاکسار (محمد کلیم خاں) اسٹیج پر دعائیہ کلمات پڑھ رہا تھا اور تمام حاضرین جلسہ ساتھ ساتھ دہراتے چلے جارہے تھے۔

سنگ بنیاد کے بعد مکرم شجاعت حسین صاحب نے بہت ہی عمدہ رنگ میں احباب کے سامنے نظم پیش کی۔ اس مسجد کی مختصر تاریخ مکرم یوسف حسین صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ اس جلسہ میں مکرم عارف قریشی صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے ایک تعارفی تقریر کی۔ آنمحترم نے اپنی تقریر میں مکرم صاحبزادہ صاحب اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان احباب کا ذکر خیر فرمایا جنہوں نے پہلے اس مسجد کی زمین کیلئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی دی۔ محترم مبارک احمد صاحب آف امریکہ قابل ذکر ہیں۔

اس موقعہ پر مسجد کا نقشہ بھی دکھایا گیا۔ مسجد میں اللہ کے فضل سے دو ہزار سے اڑھائی ہزار تک افراد ایک ساتھ نماز ادا کرسکیں گے۔ انشاء اللہ۔

آخر پر صدر جلسہ نے بہت ہی جامع اور نصائح سے پر خطاب فرمایا کہ ہمیں ایک مسجد کی بنیاد کی توفیق مل رہی ہے اور وہ دن قریب ہیں کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے بے شمار مساجد تعمیر کی جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

اس دور میں جبکہ انسان بہت مصروف ہے عبادت کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ ان احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے مسجد کیلئے مالی قربانی پیش کی۔ نیز مسجد کی تعمیر میں بھی سب لوگوں کو زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دعا کے بعد نماز ظہر وعصر جمع کرکے ادا کی گئیں بعد نماز تمام حاضرین نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

مرشد آباد بنگال میں جلسہ پیشوایان مذاہب

24-05-02 بروز جمعہ: [illegible] سکول کے میدان میں قریباً پانچ ہزار لوگوں نے شرکت کی۔ دیگر مذاہب کے علاوہ مسلمانوں کی طرف سے احمدیہ مسلم جماعت کے فاروق احمد کو دعوت دی گئی۔ سبھی نے اپنے مذاہب پر گفتگو کی۔ خاکسار نے کان الناس امۃ واحدۃ کے عنوان پر تقریر کی۔ اور گیتا، وید، بائیبل وقرآن سے گفتگو کی اور بتایا کہ سب کا مذہب ایک ہے۔ تمام تقریروں پر احمدیہ مسلم جماعت کے نمائندہ یعنی سرکل انچارج مرشد آباد وندیا کو ترجیح دی۔ تمام لوگوں پر اثر ہوا۔ سب لوگ خوشی سے ملے۔ جمعہ کیلئے وقفہ رکھا گیا۔ خاکسار نے خطبہ جمعہ کے ساتھ نماز ادا کی۔ چند ہندو بھی نماز میں ہمارے ساتھ شامل ہوگئے۔

10 مارچ کو احمدیہ پرائمری سکول کے میدان میں اجتماع ہوا۔ گاؤں کے تین چار ہزار لوگ جمع ہوئے تھے۔ سرکل انچارج ندیا مرشد آباد کی صدارت میں اجتماع ہوا۔ اجتماع میں کامیاب تقاریر ہوئیں۔ تمام لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا اور بیعت بھی ہوئی۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور بھی احسن رنگ میں خدمت دین بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (فاروق احمد مرشد آباد)

جلسہ یوم خلافت

مورخہ 23-6-02 کو محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بھونیشور کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ عزیز سید فرید احمد نے تلاوت کی اور نظم طاہر احمد خان نے پڑھ کر سنائی۔ مکرم سید وسیق الدین صاحب سیکرٹری مال، مکرم شیخ عبدالشمیم صاحب، مکرم سید نیّر احمد صاحب اور خاکسار نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ درمیان میں ایک نظم عزیز محمود احمد خان نے پیش کی۔ بعدہٗ صدارتی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔

(سید فضل باری مبلغ سلسلہ)

تعمیر دفتر لجنہ اماء اللہ بھارت وافتتاحی تقریب

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لجنہ اماء اللہ بھارت کو اپنا دفتر تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت سے اس دفتر کی بنیاد بیت النصرت لائبریری کے احاطہ میں 17 مئی 2001 کو رکھی گئی۔ اس تقریب میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ بھارت اور بعض سرکردہ افراد اور درویشان نے شرکت کی۔ بعد نماز عصر دفتر لجنہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اور محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے دعا کروائی۔ تعمیر دفتر کیلئے حضور انور نے ازراہ شفقت ایک خطیر رقم عنایت فرمائی۔ 20 اگست 2001 کو نئے دفتر میں لجنہ اماء اللہ کے کام شروع ہوچکے تھے۔ تاہم 31 جنوری 2002 کو افتتاح کی تقریب باقاعدہ طور پر عمل میں آئی۔ جس میں محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی۔ آپکی صدارت میں چار بجے بیت النصرت کے احاطہ میں ایک خصوصی جلسہ ہوا۔ تلاوت ونظم اور عہد کے بعد صدر جلسہ نے ربن کاٹ کر دفتر کا افتتاح فرمایا۔ بعدہٗ نعتیہ پروگرام ہوا۔ اس کے بعد محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کو آپکی 47 سالہ کامیاب قیادت پر لجنہ اماء اللہ بھارت کی طرف سے محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے یادگار ٹرافی پیش کی۔ اس کے بعد محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے خطاب فرمایا اور لجنہ کے دفاتر کے متعلق مختصر تاریخ بیان فرماکر دعا کروائی۔ آخر پر تمام حاضرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

جماعت احمدیہ دھری رلیوٹ (ضلع راجوری۔ صوبہ جموں) میں

وسیع پیمانہ پر سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس کا بابرکت انعقاد

جماعت احمدیہ ضلع راجوری کی سالانہ کانفرنس سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مورخہ 25 مئی 2002 کو جماعت احمدیہ دھری رلیوٹ میں منعقد ہوئی جس میں ضلع راجوری اور اودھمپور کی جماعتوں سے کثیر تعداد میں افراد جماعت، نومبائعین اور غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ جماعت احمدیہ راجوری اور اودھمپور کی مستورات بھی اس جلسہ میں شامل ہوئیں۔ مکرم نگران صاحب دعوۃ الی اللہ جموں، قادیان سے بذریعہ خطوط وفون رہنمائی فرماتے رہے۔ جلسہ کے انعقاد کے سلسلہ میں قبل از وقت اخبارات میں اعلانات کروائے گئے۔ دعوتی کارڈ کے ذریعہ ضلع کے حکام کو اس کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔

خاکسار کے علاوہ مقامی مبلغین مکرم فاروق احمد نیر صاحب مبلغ راجوری، مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ دھری ارلیوٹ اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب بھٹی نے ضلع کے حکام سے رابطہ قائم کیا۔ متعلقہ افسران نے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر راجوری کی خدمت میں لٹریچرز کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔

کانفرنس کا انعقاد زیر صدارت مکرم ومحترم مولوی بشارت احمد بشیر صاحب سابق مبلغ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی نثار احمد ساجد صاحب معلم نے کی۔ نظم مکرم عرفان احمد صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد درج ذیل علماء کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقاریر کیں۔

مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر، مکرم مولوی سلیم احمد صاحب مبلغ دھری ارلیوٹ، مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مشتاق مبلغ ہموسان، مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ ہماچل، مکرم لقمان احمد صاحب آف چارکوٹ، مکرم مولوی عبد المنان صاحب معلم چلاں، مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت چارکوٹ، مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود۔

خاکسار نے تمام حاضرین، منتظمین ومعاونین کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی جماعت احمدیہ کا تعارف بھی کروایا کیونکہ کافی تعداد میں غیر احمدی دوست بھی تشریف فرما تھے۔

سب سے آخر پر صدارتی خطاب ہوا۔ صدر اجلاس نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کی۔ بعدہ اجتماعی دعا کرائی اس کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

تبلیغی نقطہ نگاہ سے مسجد کے باہر ایک کونے میں بک سٹال بھی لگایا گیا رجسٹریشن کے مطابق جلسہ کی حاضری ایک ہزار تھی۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ ☆☆☆

(صدر کانفرنس سیرۃ النبی)

آسنور (کشمیر) میں جلسہ سیرت النبی ﷺ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے شاندار طریق پر جلسہ سیرت النبیکا انعقاد 25 مئی 2002 کو کیا گیا۔ جلسہ میں محترم صوبائی امیر صاحب کشمیر، محترم قائد صاحب علاقائی، تقریباً تمام صدر صاحبان تمام قائدین ومبلغین اور غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ امیر صاحب کشمیر نے جلسہ کی صدارت کی۔ اسکول کے صحن میں بڑے شامیانے لگائے گئے اور انہیں بینرز سے سجایا گیا۔ جلسہ کی تلاوت مکرم وسیم احمد صاحب نے کی۔ تقاریر مکرم ناصر احمد صاحب مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب، مکرم اشفاق احمد صاحب اور مکرم سفیر احمد صاحب نے کی۔ مقررین نے سیرت النبی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر پر محترم عبد الحمید صاحب ٹاک صوبائی امیر اور مکرم وسیم احمد صاحب قائد علاقائی نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔ مجلس کی جانب سے مہمانان کیلئے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ راہگیروں اور بسوں میں شربت لوگوں کو پلائی گئی۔ جلسہ حالات کی روح سے بھی کافی اہمیت کا باعث بنا۔

(منیب الرحمٰن امیر قائد مجلس آسنور)

گجرات کی کچھ بستیوں میں مسلمانوں کے نام ونشان تک مٹادئے گئے

روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی میں شائع ایک خبر کے مطابق گجرات کے حالیہ فساد کے روح فرسا مناظر اور دلوں کو لرزہ دینے والے واقعات میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔اور نئے نئے مناظر سامنے آرہے ہیں۔اس فساد میں گجرات کے اضلاع آنند اور کھیڑا میں مسلمانوں کی ہلاکتوں،ان کے جان ومال کے نقصانات اور زندہ انسانوں کو جلانے اور خواتینِ اسلام کی اجتماعی آبروریزی اور انسانیت سوز مظالم کے جو واقعات پیش آئے ہیں انہیں دیکھکر انسان کانپ اٹھتا ہے اور انسانیت لرز جاتی ہے۔بہت سے دیہات ایسے ہیں جہاں مسلمانوں کے نام ونشان تک مٹادئے گئے اور فرقہ پرستوں نے جس طرح سے انسانیت کو ننگا اور تہذیب وشرافت کا خون کیا ہے وہ ہندوستان کی جمہوریت کے لئے بدنما داغ ہے۔اس گاؤں کی کہانی سن کر ہر انسان کانپ اٹھتا ہے اور وہ بے چین ومضطرب ہوجاتا ہے آج بھی اس گاؤں میں فرقہ پرستوں کا مکمل راج اور ان کی بالادستی قائم ہے۔

دن کے ساڑھے دس بجے امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ایک اعلیٰ سطحی وفد جناب مفتی نسیم احمد قاسمی نائب ناظم،مولانا سہیل احمد ندوی معاون ناظم،قاری محمد داؤد عرفانی،مولانا اختر حسین شمسی،مولانا ارشد رحمانی،مولانا اسمٰعیل قاضی،محترمہ فاطمہ پر مشتمل سخت سیکوریٹی کے ساتھ جس میں 22 بی ایس پی 13 کمانڈو اور 3 پولس تھانہ کے نوجوان شامل تھے اس گاؤں میں پہنچا اور یہاں کے روح فرسا مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھے۔اس آبادی میں 270 مکانات تھے جنہیں ڈائنامیٹ اور گیس سلینڈر کی مدد سے پوری طرح تباہ اور مسجدوں کو شہید کردیا گیا اور 28 بے قصور مسلمانوں کو ایک مکان میں بند کر کے زندہ جلادیا گیا اور آج بھی ان کی طرف سے زیادتی کا سلسلہ جاری ہے۔مگر افسوس کی بات ہے کہ حکومت کی طرف سے مجرموں کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کی گئی۔صرف 4 افراد گرفتار کئے گئے۔یہاں کے لوگ مختلف کیمپوں میں پناہ گزیں ہیں اور اپنی بے بسی اور بے سہارگی پر ماتم کررہے ہیں۔امارت شرعیہ کا وفد ریاستی ومرکزی سرکار سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس اجڑے ہوئے لوگوں کو انصاف دلائے اور ان کے زخم کو مندمل کرنے کی کوشش کرے۔ان کی بازآبادکاری کے ٹھوس اقدامات کرے اور مجرموں کے خلاف سخت کاروائی کرے۔

ہر پانچ فلسطینی بچوں میں ایک بچہ غذائیت کی کمی کا شکار

فلسطینی اور بین الاقوامی گروپ کے ایک مشترکہ جائزہ کے مطابق ہر پانچ فلسطینی بچوں میں ایک بچہ غذائیت کی کمی کا شکار ہے کیونکہ اسرائیل کی ناکہ بندیوں اور کرفیو نے غذا کی آمد کو بہت مشکل بنادیا ہے۔اسرائیل کے ایک ٹی وی چینل پر اس بارے میں جب اسرائیل کے وزیر صحت سے سوال کیا گیا تو اس نے بے رخی سے جواب دیا کہ اس میں شک نہیں کہ یہ بچے غذائیت کی کمی کا شکار ہیں لیکن یہی کیا کم ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہیں۔اس جائزہ میں کہا گیا ہے کہ مغربی کنارہ اور غزہ پٹی میں 22.5 فیصد بچے غذائیت کی کمی کا شکار ہیں۔ان میں 13.2 فیصد بچے پرانی غذائیت کی کمی کی بیماری کا شکار ہیں۔فلسطین کے وزیر صحت ریاض ال طنون نے بین الاقوامی اداروں اور دنیا کے ملکوں سے اپیل کی کہ وہ ہمارے ان بچوں اور غریب حاملہ عورتوں کو بچائیں۔انہوں نے کہا کہ اس افسوسناک صورتحال کی وجہ فلسطینی علاقوں پر اسرائیل کا قبضہ ہے۔

ملک میں سوکھا کی حالت 1987 سے بدتر مرکزی وزیر زراعت اجیت سنگھ کا بیان

پی ٹی آئی کی ایک خبر کے مطابق حکومت نے کہا کہ سوکھا ماسوائے آسام اور چند دیگر صوبوں کے دیش بھر کے وسیع ترین علاقوں میں پھیل گیا ہے۔کسانوں کو درپیش اس آفت کے اثر کو کم کرنے کے لئے بینکنگ کم انشورنس کے قواعد پر نظر ثانی کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔پہلے کے اندازہ کے مطابق ملک میں سوکھا 12 صوبوں تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ اس نے اب ملک کے بیشتر حصہ کو متاثر کیا ہے اور 1987 میں پڑے سوکھا سے بھی اس کی شکل زیادہ بھیانک ہے۔مرکزی وزیر زراعت چودھری اجیت سنگھ نے سٹیٹ کو آپریٹو منسٹروں کو یہ جانکاری دیتے ہوئے کہا کہ اعداد وشمار سے حقیقی تصویر کا پتہ نہیں چلتا۔یہاں تک کے جون کے آغاز میں ہوئی بارش اور بھی منفی ثابت ہوئی کیونکہ اس کی وجہ سے کسانوں نے فصل کاشت کردی جو بعد ازاں برباد ہوگئی۔اس لامثال مشکل سے نمٹنے کے لئے نابر نے سٹیٹ کو آپریٹو بینکوں اور ریجنل رورل بینکوں کو قرض دیا ہے تاکہ وہ کسانوں کو ایڈیشنل فصل قرض فراہم کراسکیں اور کسان تازہ بوائی اپریشن کرسکیں۔انہوں نے چارہ کی خرید کے لئے بھی کسانوں کو قرضے دینے کو کہا ہے اور تاہ وہ کنوئیں مزید گہرے کرنے کے علاوہ ٹیوب ویل بور کرسکیں۔

جرمنی میں گزشتہ ڈیڑھ سوسال میں آنے والا بدترین سیلاب

ڈریسڈین (جرمنی) میں گزشتہ ڈیڑھ سو برسوں میں آنے والے بدترین سیلاب نے مشرقی جرمنی میں لاکھوں افراد کو بے گھر کردیا۔دوسری طرف یہاں کے تاریخی سنٹر کو بچانے کے لئے بچاؤ کار جان توڑ کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ پانی چڑھتا ہی جارہا ہے اور اندیشہ ہے کہ ڈریسڈین کی منقش عمارت بیرودک ڈوب جائے گی جسے 1945 میں برطانوی اور امریکی جنگی طیاروں نے بم گراگرا کر تباہ کردیا تھا اور اسے پھر سے تعمیر کیا گیا تھا۔وسطی یورپ ندی ایلبی کی سطح 17 اگست کی صبح 8.92 میٹر یعنی 27 فٹ 3.1 انچ بلند ہوگئی تھی۔1845ء میں یہ سطح 8.77 میٹر یعنی 28 فٹ 9.2 انچ تک بلند ہوئی تھی۔آخری چار پل جو نقل وحمل کے لئے کھلے تھے اب وہ بھی بند کردئے گئے ہیں۔دریائی سطح 9 فٹ سے زیادہ بلند ہوسکتی ہے۔شہر کے پانچ اضلاع سے تقریباً 30 ہزار افراد کو نکالا گیا ہے۔

موگراپاڑا مسجد میں دیوبندی و بریلوی فرقہ میں سرپھٹول

اندھیری موگراپاڑہ مسجد میں گذشتہ دنوں بعد نماز مغرب دو فرقوں کے درمیان زبردست مار پیٹ ہوئی اور مسجد کی حرمت اور تقدس کو پامال کیا گیا۔فسادی کوئی غیر نہیں ہے۔ایک خدا،ایک رسول،ایک قرآن اور ایک شریعت کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے مسلمان تھے۔یہ بھی سنی تھے،سنت پر چلنے کا دعویٰ کرنے والے۔فرق صرف اتنا تھا کہ کوئی بریلوی مکتب فکر کا تھا تو کوئی دیوبندی۔مسجد جیسی مقدس جگہ پر خون خرابہ مار پیٹ اور توڑ پھوڑ کرنے والے لوگ مسلمان کہلانے کے لائق ہیں؟ کیا یہ فسادی لوگ قرآن مقدس اور حضور پاک ﷺ کے پیغامات کو نظر انداز کر کے اپنی مرضی کے مطابق اسلام کو ڈھالنے کی کوشش کرنے والے اسلام کے دشمن نہیں ہیں؟ (روزنامہ انقلاب ممبئی)

بقیہ صفحہ:: (12)

۔اس لئے آپ اور آپ کے ہمنوا اپنے مسلمان ہونے پر فکر کریں۔ویسے بھی آپ کون سے پکے مسلمان ہیں آپ کے بارہ میں بھی دوسرے فرقے والوں نے کفر کے فتوے دیئے ہیں۔مثلاً بریلوی،اہلحدیث،شیعہ وغیرہ صاحبان نے بھی آپ پر کفر کے توپ چلائے ہیں۔کیا کبھی ان فتووں کی طرف بھی آپ کی نظر گئی ہے اگر نہیں پڑی تو آپ اپنا اصل مقام پہچاننے کے لئے ان فتووں کو دیکھ لیں جہاں پورے کے پورے کافر آباد ہیں۔پھر آپ کو کیا حق ہے کہ دوسروں کو کافر اور مسلمان ہونے کا سرٹیفیکیٹ دیتے پھریں۔آپ ہوتے کون ہیں؟ بریلویوں کے نزدیک آپ اشد ترین و بدترین مرتد ہیں۔

باسی کڑی میں اُبال کی طرح ظفر الاسلام نے اپنے مراسلہ میں لکھا ہے کہ اپریل 1998ء میں جمیعۃ علماء بنگلور کرناٹک اور مجلس تحفظ ختم نبوت کرناٹک کی کاروائی کے نتیجے میں نام نہاد جماعت احمدیہ کرناٹک کے صدر شفیع اللہ ابن آنجہانی بی ایم عبدالرحیم ابن آنجہانی ایم موسیٰ رضا اور ان کی اہلیہ رضیہ بیگم جو دھوکا سے حج بیت اللہ کے لئے مکہ مکرمہ پہنچ گئے تھے حج سے پہلے پہلے مکہ سے فرار ہوکر بنگلور آنا پڑا ورنہ ان کی گردن ماردی جاتی۔

افسوس! آپ نے اپنے مراسلہ کے شروع میں اپنے نام کے ساتھ نہ جانے A to Z ڈگریاں قلم بند کردی ہیں۔لیکن آپ اخلاقی لحاظ سے اتنے کمزور ہیں کہ مُردوں کی تعظیم کرنا بھی آپ کو نہیں آتا اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کفار مکہ اپنے غیض وغضب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کو بدل کر مذمم کہا کرتے تھے اور جو لوگ اسلام قبول کیا کرتے تھے ان کو صابی کہہ کر پکارا کرتے تھے۔پس ظفر الاسلام! آپ بھی اپنے پیش رووں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مرحوم کی جگہ آنجہانی کا لفظ استعمال کررہے ہیں۔

رہی حج بیت اللہ کی بات تو عرض ہے کہ یہ بھی تو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی تو ہے صلح حدیبیہ کے مقام پر روسائے مکہ جو کفار مکہ تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کرام کو حج بیت اللہ جانے سے روکا اور پھر معاہدہ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ واپس ہونا پڑا تھا۔اب اسی سنت کو دہراتے ہوئے آپ کے اکابر علماء نے محترم شفیع اللہ صاحب اور انکی اہلیہ سے ایک تحریر لے کر واپس ہونے پر مجبور کردیا تو کون سا نیا تیر مار لیا۔دیکھ لیں کتنی 'حسین' تصویر آپ لوگوں کی بن رہی ہے۔پس آپ تو کفار مکہ کی سنتوں پر عمل کررہے ہیں۔

مولانا تاج محمد صاحب بھٹی ناظم اعلیٰ تحفظ ختم نبوت کوئٹہ نے مجسٹریٹ درجہ اول کوئٹہ کی عدالت میں 21 دسمبر 1985ء کو بیان دیتے ہوئے یہ حیرت انگیز اعتراف کیا کہ:

"یہ درست ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو آدمی نماز پڑھتا تھا اذان دیتا تھا یا کلمہ پڑھتا تھا اس کے ساتھ مشرک یہی سلوک کرتے تھے جو اب ہم احمدیوں سے کررہے ہیں۔(مصدقہ نقل بیان استغاثہ 2،تاج محمد ولد فیروز الدین مجریہ 23 دسمبر 1985)

ظفر الاسلام صاحب! آپ نے اپنی لن ترانیوں سے ہمیشہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ احمدی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے جب کہ ہم بفضلہ تعالیٰ اپنے محبوب آقا کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں اور دعویٰ سے کہتے ہیں کہ آپ سے کئی گنا زیادہ ایمان آپؐ کی خاتمیت پر ہمارا ہے۔کفار مکہ کو توحید سمجھ نہیں آئی تھی اسی طرح آپ کو مسئلہ ختم نبوت سمجھ نہیں آیا۔اس کے لئے تقویٰ کی ضرورت

ظفر الاسلام صاحب! افسوس تو اس بات کا ہے کہ اس وقت امت مسلمہ کا حال اسقدر قابل رحم ہے کہ بکھری ہوئی امت کو امت واحدہ بنانے کی ضرورت ہے لیکن آپ جیسے نام نہاد ملاں بجائے مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کے مزید امت کو اختلاف میں ڈالکر اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔تعجب تو یہ ہے کہ آپ لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول،حبیبِ خدا کا اگر کوئی عزت واحترام سے نام لے تو اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جاتے ہیں۔اگر کوئی غیر مسلم بھی احترام سے ہمارے آقا کا نام لے تو بھی خوش ہونا چاہئے کہ غیر بھی آپ کی سنت اور تعلیم سے استفادہ کر رہا ہے۔لیکن چونکہ کفار مکہ کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا آپ کو بھی پسند نہیں اس لئے دوسروں کو بھی نام لینے سے روکتے ہیں اس لئے ہوش سے کام لیں۔اپنے انجام کی فکر کریں یہ الٰہی جماعت ہے اس سے جس نے بھی ٹکر لی ہے اس کا انجام بہت ہی عبرتناک ہوا ہے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly **BADR** Qadian
Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:51 Wednesday 28st August 2002 Issue No. 35

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
: 60 Mark Germany
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

تحفظ ختم نبوت بنگلور کے جنرل سیکرٹری ''ظفرالاسلام'' کے نام

(مکرم محمد عظمت اللہ قریشی سیکرٹری دعوت الی اللہ بنگلور)

13 جولائی 2002 کو جماعتی طور پر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا تھا۔اور ظفرالاسلام جیسے فرقہ پرستوں اور دیگر عوام کو اس جلسہ میں مدعو کیا گیا تھا۔اور وہ بھی مسجد یعنی خانہ خدا میں۔لیکن چونکہ دیوبندی قوم کی عادت ہے کہ بجائے امن اور نیکی کی طرف بلانے کے تشدد کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں۔اس لئے اس موقع پر بھلا آپ کو سیرت النبیؐ کی باتیں کہاں پسند آسکتی ہیں۔کیا کریں ہمیشہ نیکی کی راہ میں شیطان کھڑا ہوتا ہے۔اور قرآن مجید کا بھی ارشاد ہے کہ اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے جو خدا کی مسجدوں میں خدا کا نام لینے (یعنی ذکر الٰہی) سے لوگوں کو روکتا ہے۔اس کا حساب اللہ ضرور لیتا ہے۔اس لئے ہمیں آپ کے انجام کی فکر ہے۔

جماعت احمدیہ عالمگیر اور بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات بارہا دئے جاچکے ہیں مزید اسکی ضرورت نہیں۔اگر آپ کے اندر غیرت اور خوف خدا ہو تو اپنی فائلوں کو اٹھا کر دیکھیں چند سال قبل آپ کو بڑی وضاحت سے لکھا گیا تھا کہ اگر آپ میں ہمت ہے تو جماعت احمدیہ اور بانی جماعت احمدیہ کی صداقت کو واضح کرنے کے لئے آپ اور آپ کے ہمنوا ملاں میدان میں آئیں۔لیکن آج تک آپ کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔اس لئے مزید آپ کو کچھ لکھنا اور کہنا فضول ہے۔تحفظ ختم نبوت کا لیبل لگا کر اصل میں آپ اپنی دکان چلانا چاہتے ہیں۔

تحفظ ختم نبوت کمیٹی کیا ہے؟

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اس وقت سے خاتم النبیین ہوں جب ابھی آدم گیلی مٹی میں تھے۔اور ہم یہ مانتے ہیں کہ ازل سے ابد تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔مگر ظفر صاحب آپ کیا مان رہے ہیں؟اس پر غور کر کے ماتم کیجئے ''ختم نبوت'' یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ختم ہوچکی ہے۔اور غور کریں جو چیز ختم ہوگئی ہے اس کی حفاظت کیا کررہے ہیں۔ورنہ جہاں کوئی چیز ہی نہ ہو تو وہاں بے وقوف حفاظت کے لئے بیٹھتے ہیں۔جس طرح درگاہوں مزاروں پر اگر بتیاں جلائے ہوئے مورچل لیکر مجاور بیٹھا کرتے ہیں۔اور ان کا تحفظ کرتے ہوئے اپنا پیٹ پالنے کے لئے دو چار پیسے کما لیتے ہیں۔بالکل یہی حال اب آپ جیسے محافظان ختم نبوت کا ہے۔وہ نبی جو دنیا کے سب نبیوں سے افضل ترین نبی ہیں جو بادشاہوں کا بادشاہ شہنشاہوں کا شہنشاہ تھا جو دنیا کے سب راستبازوں سے بڑھ کر راستباز تھا اس افضل ترین نبی کے نام پر پنساری کی دوکان کی طرح ختم نبوت کی جھوٹی دکان کھول کر بیٹھنا بڑے شرم کی بات ہے۔جو چیز ختم ہوگئی اس کی حفاظت کرنا پاگل پن ہے۔یا پھر دھوکا بازی۔پس دھوکا دہی سے حقیقت کی طرف لوٹ آئیں۔اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کی زندگیوں کو اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بنائیں۔جہاں نفرت کے سب میل دھل جاتے ہیں۔اور دلوں میں پیار ومحبت کے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں۔آپ نے اپنے بعض کور باطن بزرگوں کی من گھڑت کتابوں سے اعتراض اٹھا کر عوام کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے جبکہ ان تمام بے ہودہ اعتراضات کے جوابات پہلے دئے جاچکے ہیں۔لیکن کیا کریں ابو جہل کی عقل رکھنے والے کہاں حقیقت کو قبول کرسکتے ہیں۔13 جولائی کے دن جہاں جلسہ سے روکنے کے لئے آپ نے اشتہار سالار میں شائع کروایا اور دیگر اخبارات کی بھی منت سماجت کی وہاں ایک من گھڑت سیاہ پلندہ بھی بغرض اشاعت آپ نے اخبارات کو دیا۔جس میں آپ نے لکھا کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) چودہ سو سال بعد مرزا غلام احمد قادیانی کے روپ میں دوبارہ مبعوث ہوئے ہیں۔

جواب:-ظفر صاحب!بقول آپ لوگوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اردو سیکھنے کے لئے علماء دیوبند کے پاس دیوبند آسکتے ہیں تو اس سے ظاہر ہوا کہ یہ حضور اکرم کی بعثت ثانیہ ہے۔کیونکہ بعثت اولیٰ میں نہ علماء دیوبند تھے اور نہ دیوبند کا مدرسہ تھا۔دیوبندیوں کی کتاب براہین قاطعہ میں صفحہ 30 میں لکھا ہے آپ اردو سیکھنے دیوبند میں علماء دیوبند کے پاس آئے تھے۔

آپ نے لکھا ہے :: رسول کی نافرمانی کرنے والے جہنمی ہیں (نعوذ باللہ) قادیانیوں کا یہ عقیدہ سراسر جھوٹ اور پُر فریب تو ہے ہی مزید وہ مذہب اسلام پر ایک زبردست حملہ اور اس کے خلاف خطرناک سازش بھی ہے۔کیا کسی یہودی یا نصرانی نے کسی ہندو یا سکھ نے کسی پارسی یا مجوسی نے کسی ملحد یا دہریئے نے یا کسی بھنگی یا چمار نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے؟اب تو آپ سمجھ گئے ہونگے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے ماننے والے قادیانیوں اور نام نہاد احمدیوں کا کفر کس قدر بدترین ہے۔اور یہ دنیا بھر کے کافروں سے بدترین کافر ہیں۔

جواب::ماشاءاللہ آپ نہ جانے کون سی سنت کے پیروکار ہیں کہ ابوجہلی فتووں سے سب کو اسلام سے خارج کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔امت مسلمہ میں آنے والے امام مہدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل فارس میں سے ہونا قرار دیا ہے۔اور حضرت مرزا صاحب اہل فارس میں سے ہیں۔اور یہود و نصاریٰ کو قرآن مجید مغضوب اور ضال قرار دیتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ نے جن قوموں کو مغضوب اور ضال قرار دیا ہے ان سے آپ اور آپ کے تشدد پسند گروپ جو پاکستان اور افغانستان میں ہیں ماریں کھا رہے ہیں۔کیونکہ ظاہر ہے کہ ایسی کج فہم قوم کا اس کے سوا انجام بھی کیا ہوسکتا ہے۔جس نے آج سے دو ہزار سال پہلے مسیح ہدایت کو مسیح ضلالت سمجھ لیا اور اس لئے اسے سولی پر چڑھانے کی کوشش کی گئی۔اور افسوس کہ آج کے اس دور میں آپ جیسے نیم ملاؤں نے مسیح ہدایت کو مسیح ضلالت سمجھ لیا ہے۔حقیقتاً یہ مقابلہ بظاہر آپ حضرت مسیح علیہ السلام کا کررہے ہیں جبکہ یہ مقابلہ حضرت نبی کریمؐ کے ساتھ ہورہا ہے۔اسی فلسفہ کو محترم قاری طیب صاحب مرحوم دارالعلوم دیوبند نے بھی بیان کیا ہے۔اسی لئے مسیح موعود علیہ السلام کا منکر بقول بزرگان کا دنیا کس سب سے بڑا ذلیل مجرم ہوگا۔اسی کے نتیجہ میں آج آپ جیسوں کا انجام بد ہے

ظفر صاحب!آپ نے حضرت مرزا صاحب کی تحریرات پر اور بعض دعووں پر اعتراضات کئے ہیں۔ان اپنے بزرگان کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ملفوظات الیاسی میں مولانا الیاس صاحب کے حق میں لکھا ہے:-

1)......تم مثل انبیاء علیہ السلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو۔(ملفوظات الیاس صفحہ 51)

2)......مولانا گنگوہی صاحب سے سوال کیا گیا کیا لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟جواب ارشاد فرمایا لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔(فتاویٰ رشیدیہ جلد 2 صفحہ 9)

3)......حضرت والد (مولانا تھانوی) کی سراپا رحمت شخصیت پر بلا مبالغہ وکفٰی باللہ شہیداً وہ لقب صادق آتا ہے جس سے مولانا گنگوہی قدس سرہ العزیز نے شیخ العرب والعجم اعلیٰ حضرت حاجی صاحب قدس سرہُ العزیز کو بعد وفات حضرت حاجی صاحب ممدوح یاد فرمایا تھا۔یعنی بار بار فرماتے تھے۔ہائے رحمۃ للعالمین ہائے رحمۃ للعالمین (اشرف السوانح جلد 2 صفحہ 154) یہاں مولانا تھانوی بھی اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی بھی رحمۃ للعالمین ہیں۔

4)......''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت عام انسانوں سے بھی کمتر ہے''

ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا (نبی ہو یا ولی) وہ اللہ کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے(تقویۃ الایمان صفحہ 48)

ارتداد کے الزام میں احمدیوں کا قتل

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تبلیغی اغراض سے بھیجے گئے 70 حفاظ قرآن کو یک لخت شہید کردیا گیا تھا۔

2)......حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ ہندہ نے چبایا تھا۔

3)......تین خلفاء راشدین شہید ہوئے۔ہزارہا مسلمان اپنے ایمانوں کی حفاظت کرتے ہوئے کفار کے ہاتھوں شہید ہوئے۔اگر آپکے نام نہاد اسلامی ممالک میں چند احمدی مبلغین کی شہادت وقوع میں آئی ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔صرف یہ دیکھنا ہوگا کہ آپ کس کے ساتھ کھڑے ہیں۔کفار کے ساتھ یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کرتے ہوئے شہید ہونے والوں کے ساتھ۔آپ نے جن اسلامی حکومتوں کا ذکر کیا ہے ان کے انجام کا آپ نے ذکر نہیں کیا۔احمدیوں کو شہید کرنے کے بعد نہ صرف افغانستان پاکستان جہاں بھی احمدیوں کو ستایا گیا اور ظلم کا نشانہ بنایا گیا اللہ نے چن چن کر ان کا حساب لیا اور اب بھی لے رہا ہے۔اس کے لئے آپ کو روحانی آنکھوں کی ضرورت ہے۔چونکہ آپ دوسروں کا پس خوردہ کھانے والے ہیں اس سے پہلے نمرودوں فرعونوں،ہامانوں،ابوجہلوں کا جو انجام ہوتا آیا ہے وہی انجام آج احمدیوں کے مخالفین کا ہو رہا ہے

پھر آپ نے جس سواد اعظم کا ذکر کیا ہے یعنی دنیا کے 141 اداروں (ممالک) کا جنہوں نے احمدیوں کو کافر قرار دیکر اسلام سے باہر کیا۔بقول ابو الاعلیٰ مودودی ان کی حقیقت یہ ہے ملاحظہ فرمائیں۔

''موجودہ مسلمانوں کی نام نہاد سوسائٹی جس میں چیل،گدھ،بٹیر،تیتر اور ہزاروں قسم کے جانور جمع ہیں (بحوالہ سیاسی کشمکش حصہ سوم طبع اول صفحہ 25)

مولانا مودودی پھر لکھتے ہیں:-

''وہ انبوہ عظیم جس کے 999 فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق و باطل کی تمیز سے آشنا ہیں''(سیاسی کشمکش حصہ سوم بارششم صفحہ 114)

ظفر صاحب!اگر آپ جیسے ڈگری ہولڈر یا پھر ایسے قماش کے لوگ ہمیں کافر کہہ لیں یا زندیق کہہ لیں تو کیا فرق پڑتا ہے کیونکہ رسول خدا کا قول ہے جو ایک مسلمان کو کافر کہتا ہے تو کفر الٹ کر اس پر پڑتا ہے

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں